REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

POSTEL REGISTRATION NO.P.G.D.P. - 3

شمارہ ۱ ۔ جلد ۳۸

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: عبد الحق فضل
نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۴۰ روپیے
ششماہی ۲۰ روپیے
ممالک غیر ۲۵۰ روپیے بذریعہ بحری ڈاک
فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

The Weekly "BADR" Qadian - 143516

ہفت روزہ بدر قادیان

۲۶ جمادی الاول ۱۴۰۹ھ ۔ ۵ صلح ۱۳۶۸ ہش ۔ ۵ جنوری ۱۹۸۹ء

قادیان دار الامان کی یاد میں

عالمگیر جماعت احمدیہ کے ۹۷ ویں جلسہ سالانہ کا روح پرور انعقاد

ہندوستان اور بیرون ممالک کے دور دراز علاقوں سے شمع احمدیت کے پروانوں کا عظیم الشان روحانی اجتماع

- حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نہایت روح پرور پیغام
- علماء سلسلہ کی دینی و علمی تقاریر ● پرسوز اجتماعی دعاؤں عبادات ونوافل اور محبت

واخوت کے پرکیف نظار

رپورٹ مرتبہ: محترم مولوی محمد عمر صاحب فاضل انچارج مبلغ مدراس بمعاونت مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ انچارج پونچھ

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کے دائمی وروحانی مرکز تخت گاہ مسیح موعود علیہ السلام قادیان دار الامان میں جماعت احمدیہ کا ۹۷ واں جلسہ سالانہ بتاریخ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۸۸ء بروز اتوار، پیر و منگل نہایت روح پرور ماحول میں نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔

مہمانان کرام اس سال کے جلسہ سالانہ کو تاریخی اہمیت حاصل ہے کہ یہ جلسہ جماعت احمدیہ کے قیام کی پہلی صدی کا آخری جلسہ سالانہ ہے اس خصوصیت اور اہمیت کے پیش نظر باوجود ملک کے ناساعد حالات میں ہندوستان کے طول وعرض کے علاوہ پاکستان، بنگلہ دیش، تنزانیہ، (افریقہ) امریکہ، برطانیہ، انڈونیشیا، مغربی جرمنی، ابوظبی، ایران وغیرہ ممالک سے شمع احمدیت کے پروانے محض للہ روحانیت سے اپنی جھولیاں بھرنے کی نیت سے ان مبارک ایام میں اپنے روحانی مرکز میں آ جمع ہوئے انہوں نے اپنے قیمتی اوقات ذکر الٰہی۔ نوافل دعاؤں اور درود شریف کے ورد میں اور علماء کرام کی علمی و روحانی تقاریر سننے میں گزارے۔

جلسہ سالانہ پر آنے والے مختلف ممالک اور مختلف علاقوں اور مختلف رنگ ونسل کے مختلف زبانیں بولنے والے لوگ ایک جگہ جمع ہو کر جس پیار ومحبت اور خلوص سے ملتے ہیں کہ گویا ایک ہی کنبہ اور خاندان کے مختلف اشخاص ہیں جو ایک عرصہ دراز کی جدائی کے بعد باہم ملتے ہیں یہ پرکیف نظارے جو پیار ومحبت اور خلوص پر مبنی ہیں آج دنیا کے کسی قطعۂ زمین یا کسی نظام میں آپ کو نظر نہیں آئیں گے۔ گویا کہ یہ اجتماع ایک بین الاقوامی اور عالمگیر یکجہتی کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔

ہر سال کا جلسہ سالانہ یہ عجیب اور پرکیف نظارہ پیش کرتا آ رہا ہے۔

پہلا دن ۔ پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا پہلا اجلاس ٹھیک دس بجے صبح محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔

پرچم کشائی اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے پرچم احمدیت لہرانے کی رسم ادا فرمائی۔ اس وقت تمام احباب احتراماً کھڑے ہو کر زیر لب یہ دعائیں پڑھتے رہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

جوں ہی احمدیت کی فتح ونصرت کا نشان لوائے احمدیت اپنی پوری شان اور وقار کے ساتھ فضائے قادیان میں لہرانے لگا جلسہ گاہ نعرہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔

پرچم کشائی کے بعد مکرم وحید الدین صاحب شمس ایڈیشنل انچارج دار الضیافت قادیان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے سنائی جس کا پہلا مصرعہ ہے

؎ کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدأ الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

افتتاحی خطاب نظم خوانی کے بعد اس جلسہ کا افتتاح فرماتے ہوئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمایا سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت پر آپ تمام شمع احمدیت کے پروانے یہاں پر جمع ہوئے ہیں آپ کا یہ سفر کسی دنیاوی اغراض ومقاصد

اخبار احمدیہ

قادیان یکم صلح (جنوری) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ملنے والی تازہ اطلاع منظہر ہے کہ حضور پر نور بفضلہ تعالیٰ خیر وعافیت سے ہیں الحمد للہ احباب کرام بالالتزام اپنے پیارے آقا کی صحت وسلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان کرام واحباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر وعافیت سے ہیں۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

یا کسی مالی منفعت کے حصول، کسی کھیل و کود و تماشہ کے لئے نہیں۔ آپ کا یہ سفر محض لِلّٰہ ہے۔ اور محض اس لئے ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل ہو جائے۔ اس لئے ہے کہ جو تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ بندے کا ہونا چاہیئے۔ وہ حقیقی طور پر قائم ہو۔ اور اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ اپنے مالک حقیقی کے ساتھ جو دائمی تعلق ہے اس کو تازہ کیا جائے۔ اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دینِ اسلام کو اپنی روحوں میں جاری کیا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ایسی جماعت کی بنیاد رکھی جو سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی جیتی جاگتی تصویر کو اجاگر کر کے اسلامی اخوت و محبت کے نوشتہ کو پہلے سے زیادہ مضبوط کرنے والی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو کام خدا کی رضاء کی خاطر کیا جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس میں اپنی برکتیں رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔

آج کا یہ جلسہ ایک اور پہلو سے خصوصیت اور اہمیت کا حامل ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء میں اس جماعت کی بنیاد رکھی اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کی زندگی کا سوسال اگلے سال میں پورا ہوتا ہے۔ گویا کہ یہ جلسہ اس صدی کا آخری جلسہ ہے اس لئے آپ کی شمولیت ایک تاریخی اہمیت رکھتی ہے۔ یہ سعادت جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے قابلِ تحسین و قابلِ قدر ہے۔

پیغام حضرت امیر المؤمنین ایّدہ اللہ تعالیٰ

محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر کے بعد ہمارے جان سے پیارے آقا و مشفق و محسن سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نہایت محبت بھرا اور شفقت سے پُر اور روح پرور پیغام سنایا جو حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ سالانہ کے لئے از راہ نوازش ارسال فرمایا تھا۔ (پیغام کا مکمل متن دوسری جگہ درج ہے)

اس کے بعد محترم صاحب صدر نے نہایت پُر سوز اجتماعی دعا کروائی۔

"ہستی باری تعالیٰ کے بارے میں سائنس دانوں کا بدلتا ہوا رجحان"

اس نشست کی پہلی تقریر مذکورہ عنوان پر محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب پروفیسر علم ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی کی ہوئی۔

آپ نے اپنی نہایت عالمانہ اور پُر از معلومات تقریر کے آغاز میں فرمایا کہ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ سائنسدان دہریہ ہوتے ہیں۔ لیکن اب تو سائنسدانوں نے خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرنا شروع کر دیا ہے اور حال ہی میں ایک کتاب قریباً چالیس سائنسدانوں کے خدا تعالیٰ کی ہستی کے اقرار پر مشتمل شائع ہوئی ہے۔

فاضل مقرر نے بتایا کہ ہر مذہب کا مرکزی نقطہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس کے ذریعہ مختلف مذاہب کے درمیان ایک خوشگوار فضا قائم ہو سکتی ہے۔ اور وہ اس نیت سے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے دہریت کا مقابلہ کر سکتے ہیں قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے لئے دو زبردست طریق بتائے ہیں ایک عقلی طریق جو کائناتِ عالم پر غور کرنے کا طریق ہے۔ اور دوسرا طریق جو اللہ تعالیٰ سے مکالمہ مخاطبہ کا طریق ہے۔

محترم حافظ صاحب نے اپنی تقریر میں خاص طور پر عقلی طریقہ سے ہستی باری تعالیٰ کو ثابت کرتے ہوئے قرآن مجید کی مختلف آیات کا موجودہ سائنسی تحقیقات اور انکشافات کے ساتھ تطابق فرمایا۔ نیز بتایا کہ کائناتِ عالم پر غور کرنے سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں جو عقلی دلیل ملتی ہے اس کی اس روحانی دلیل سے زبردست توثیق ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ خود اپنے رسولوں سے کلام کرتا رہا ہے۔ اور اُن کے ذریعہ دنیا کو یہ اطلاع دیتا رہا ہے کہ وہی ہمارا خالق ہے ایک طرف سائنس خدا کی طرف اشارہ کرتی ہے تو دوسری طرف خدا خود کہتا ہے کہ میں موجود ہوں۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ غلبۂ اسلام"

اس نشست کی دوسری اور آخری تقریر محترم سید فضل احمد صاحب ایم اے پٹنہ کی ہوئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں جو انگریزی میں تھی فرمایا مسلمانانِ عالم کے لئے تیرہویں صدی ہجری کے اواخر اور چودھویں صدی کے اوائل کا عرصہ نہایت تاریک زمانہ تھا۔ اسلام اور مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے عیسائی اور دیگر اہل مذاہب اپنی اپنی حکومتوں کے بل بوتے پر مکمل طور پر منظم تھے تو دوسری طرف مسلمانوں کی اندرونی حالت ناگفتہ بہ حد تک کمزور ہو چکی تھی۔ نیز سیدنا حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود آخری زمانہ کے مسلمانوں کی زبوں حالی اور بے دینی اور اسلام سے دوری کے بارے میں متعدد پیشگوئیاں فرمائی تھیں اور یہ تمام پیشگوئیاں اس زمانہ میں پوری ہوئیں۔ ایسے ہی پُر آشوب اور ضلالت کے زمانہ میں ظہور امام مہدی کے بارے میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی اور آپ کی آمد کے زمانہ کی مختلف علامات بھی بیان فرمائی تھیں

ان ہی علامات کے پورے ہونے پر سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے فاضل مقرر نے آپ کی آمد کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کی بہبودی اور دشمنانِ اسلام کی شکست کے بارے میں نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غلبہ اسلام کے لئے جو عالمگیر منصوبہ بنایا تھا اس کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے ذریعہ اکنافِ عالم میں جو تبلیغی و تعمیری سرگرمیاں ہو رہی ہیں ان کا ذکر کیا۔ خاص کر خلافتِ رابعہ کے عہد بابرکت میں جو تیزی سے عالمگیر منصوبے بروئے کار لائے جا رہے ہیں ان پر روشنی ڈالی۔

اس تقریر اور چند اعلانات کے بعد اس نشست کا پروگرام نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

۲½ بجے بعد دوپہر نماز ظہر و عصر جلسہ گاہ میں ہی محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر اقتداء ادا کی گئیں۔

پہلا دن ـــ دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا دوسرا اجلاس ۲½ بجے بعد دوپہر محترم سید فضل احمد صاحب کی زیر صدارت محترم مولانا عطاء الرحمٰن صاحب فاضل کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا

مکرم سفیر احمد صاحب شمیم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نہایت خوش الحانی سے سنایا۔

"فضائلِ قرآن مجید"

اس نشست کی پہلی تقریر مکرم مولوی منیر احمد صاحب فاضل صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ قرآن مجید ایک ایسی معجز نما روحانی کتاب ہے جس میں اہل دنیا کی تمام جسمانی اخلاقی اور روحانی ضروریات کو جن کی اس موجودہ وقت میں یا آنے والے کسی بھی وقت میں ضرورت ہے محفوظ رکھا گیا ہے۔ نیز قرآن مجید بالمقابل دیگر مذہبی صحائف کے اپنی عالمگیریت کو پیش کرتا ہے۔ نیز قرآن مجید باقی کتب مقدسہ کے بالمقابل اپنے کامل اور مکمل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

فاضل مقرر نے بتایا کہ قرآن مجید نے انسان کی فلاح و بہبود کے لئے تمام انسانوں کا یکساں خیال کرتے ہوئے جو اقتصادی ڈھانچہ پیش کیا ہے وہ انسانی معاشرہ کے لئے بے نظیر اور لا مثال ہے۔ اب تمام روحانی مقامات قرآن کریم کی پیروی سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور دورِ حاضر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا شرف حاصل ہوا وہ بھی قرآن کریم کی پیروی کے نتیجہ میں ہی حاصل ہوا۔

" عقائدِ احمدیت"

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج کشمیر کی ہوئی آپ نے بتایا کہ دنیا میں پائے جانے والے ادیان میں صرف اسلام کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس کی تعلیمات عالمگیر ہیں اس دین کی خصوصیت یہ ہے کہ کسی خاص قوم یا ملک سے تعلق نہیں رکھا بلکہ تمام زمانوں اور تمام قوموں کے لئے اس کی حیات بخش تعلیم ہے آپ نے ایمان کے معنے بیان کئے اور احادیث کی روشنی میں آپ نے اس کی وضاحت کی۔ مسلمان کی تعریف احادیث کی روشنی میں نہایت فصاحت کے ساتھ بیان کی اسکی وضاحت میں

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

کاش! آپؑ بھی آج آپ میں موجود ہوتا اور اپنی محبت بھری نگاہوں سے آپکی پیشانیوں کو چومتا

وہ مذہب کوئی مذہب نہیں ہے جو انسان اور انسان کے درمیان نفرت کے الاؤ جلاتا ہے

اور وہ توحید کوئی توحید نہیں جو بندگانِ خدا کے درمیان تفریق کرتی ہو اور دلوں کو پھاڑتی ہو

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام!

بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۳۶۷ ہش مطابق ۱۹۸۸ء

میرے پیارے اور بہت عزیز بہنو، بھائیو اور بچو!

آپ سب جو امسال قادیان میں ہونے والے سالانہ جلسہ میں شرکت کی سعادت پا رہے ہیں، میں آپ کو اپنی طرف سے اور تمام عالمگیر جماعت احمدیہ مسلمہ کی طرف سے محبت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کا ہدیہ پیش کرتا ہوں۔ آپ بہت خوش نصیب ہیں، جو اس بستی میں اس جلسہ میں شرکت کر رہے ہیں، جس کی بنا آج سے ۹۸ سال پہلے خود حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے ڈالی تھی وہ سب دعائیں آپ اور عالمگیر جماعت احمدیہ مسلمہ کے حق میں قبول ہوں جو ان جلسوں کے ایام میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دل سے اٹھا کرتی تھیں۔

میں چشم تصور میں

بڑے رشک سے اُن خوش نصیبوں کو دیکھتا ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قادیان جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے حاضر ہوا کرتے تھے۔ کیسے کیسے پر صعوبت سفر اختیار کرکے وہ محض للہ اپنے مقدس آقا کے دیدار کے لئے اور اس کی صحبت صالحہ سے فیض یاب ہونے کے لئے جوق در جوق قادیان پہنچا کرتے تھے۔ اُن کے سفر کا لمحہ لمحہ دعاؤں میں صرف ہوتا تھا اور قادیان کی گلیوں میں پھرتے ہوئے ان کے ہر ہر سانس سے حمد اور درود کی لپیٹیں اٹھتی تھیں۔ میں چشم تصور سے کبھی اُن کو اور کبھی اس مقدس اور محبوب آقا کو دیکھتا ہوں جو کیسی محبت اور چاہت اور امنگوں سے ان کو دیکھتا ہوگا۔ اور اس کی ہر نظر اُن کے لئے دعا بن جاتی ہوگی۔ اور اس کی نیک تمنائیں اُن سے یوں گویا ہوتی ہوں گی کہ:-

تم خدا کی آخری جماعت ہو

سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو ...... وہ تم نے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر درود بھیجیں۔ تم ایک موت اختیار کرو تا تمہیں زندگی ملے اور تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اُس میں اُترے۔ ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو۔ اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو خدا تمہاری مدد کرے۔"

آج وہ آسمانی آقا ہم میں موجود نہیں اور ملاء اعلیٰ میں اپنے محبوب آقا سید ولد آدم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس قدموں میں بیٹھا ہوا اس لافانی بزم نور میں حاضر ہے جس کا میر مجلس خود خدا تعالیٰ ہے۔

آج وہ اس کے عشاق، وہ راہ مولا کے فقیر، وہ دل کے غنی وہ مزاج کے درویش، وہ عاجز راہوں پر قدم مارنے والے خوش نصیب بھی ایک ایک کرکے ہم سے رخصت ہو چکے ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور جو کبھی ان جلسوں کی رونق ہوا کرتے تھے، جس میں آج آپ شریک ہیں اور

جو کبھی قادیان کی راتوں کو اپنی دعا اور نالہ و بکا

سے جگایا کرتے تھے۔ جیسے آج آپ اس سنت کو زندہ رکھنے کے لئے اس مقدس بستی میں جمع ہوئے ہیں۔ جیسے اُن کے دلوں کا نور قادیان کی روشن بستی میں نئے نئے چراغ جلایا کرتا تھا خدا کرے کہ آپ کے دلوں کا نور بھی آج اس بستی کی راتیں اسی طرح روشن کر دے اور آپ کے رخصت ہونے کے بعد بھی قادیان کے مکین ان شمعوں کو ہمیشہ روشن رکھیں۔ یاد رکھیں! خدا تعالیٰ کی محبت کے چراغ اس دیوالی کے چراغوں کی طرح نہیں ہوتے جو سال میں

تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے
(کشتی نوح ص۵)

پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچررس ۱/۲ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
ٹیلیفون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

ایک بار رات بھر جلتے اور پھر بجھ جاتے ہیں۔

محبت الٰہی کے چراغ

دائمی ہوا کرتے ہیں۔ جن کی ہر رات شب برات ہوتی ہے اور جو رات کو ہی نہیں دن کو بھی جلتے ہیں اور سینے کے ہر گوشے کو منور رکھتے ہیں۔

آج نہ وہ مقدس آقا اس جلسہ میں شریک ہے، نہ وہ خوش نصیب عشاق، جو ایک دوسرے کو للّٰہی محبت سے مخمور کیف آفریں نظروں سے دیکھا کرتے تھے۔ لیکن آج آپ اُنہی آسمانی قصوں کو دہرانے کے لئے اور انہی شمعوں کو جگانے کے لئے اس حمد و ثناء اور درود و سلام کی بستی میں جمع ہوئے ہیں۔

میں وہ نہیں مگر اسی کا ادنیٰ غلام اور خاک پا ہوں، جسے خدا تعالیٰ نے آخری زمانہ کا امام بنا کر بھیجا تھا۔ اور اپنی کم مائیگی کے باوجود اسی کی مسند خلافت پر فائز کیا گیا ہوں۔

کاش! میں بھی آج آپ میں موجود ہوتا اور اپنی محبت

بھری نگاہوں سے آپ کی پیشانی کو چومتا

میرا دل آپ کی بلائیں لیتا اور میری تمنائیں خیر و برکت کی بارش بن کر آپ پر برستی ہوئی آپ سے پیار بھرے گلے اور شکوے کرتیں۔ میں آج وہاں نہیں مگر اے میرے عزیزو اور میرے پیارو یقین جانیں کہ میرے تصور کی نگاہیں آج اس وقت دعاؤں کی ملائم پھوار بن کر آپ پر برس رہی ہیں۔ اور میری وہ تمام تمنائیں جو آپ سے وابستہ ہیں، اپنے آقا ہی کے الفاظ میں آپ سے گویا ہیں

"تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا۔ وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا۔ اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے۔ لیکن وہ اُس شخص کو چن لیتا ہے جو اُس کو چنتا ہے۔ وہ اُس کے پاس آجاتا ہے جو اُس کے پاس جاتا ہے۔ جو اُس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اس کو عزت دیتا ہے۔"

(روحانی خزائن جلد نمبر ۱۹، کشتی نوح، ص۱۵)

میں آپ کو وہ عہد یاد دلاتا ہوں، جو آپ نے امام آخر زمان سے باندھے تھے اور آپ کو وصیت کرتا ہوں کہ آپ ہرگز توحید کے پرستار شمار نہیں ہو سکتے جب تک کہ خود ایک نہ ہو جائیں اور ہر نقش دوئی کو دل سے مٹا نہ دیں۔ خدا تعالیٰ کی سب مخلوق سے محبت کریں۔ اور تمام بنی نوع انسان کے لئے بھلائی چاہیں۔ یاد رکھیں!

وہ مذہب کوئی مذہب نہیں

جو انسان اور انسان کے درمیان نفرت کے الاؤ جلاتا ہو اور وہ توحید کوئی توحید نہیں جو بندگان خدا کے درمیان تفریق کرتی ہو۔ اور دلوں کو پھاڑتی ہو اور قوموں اور قوموں کے درمیان رخنے ڈالتی ہو۔ خالق کی نظر سے مخلوق کو دیکھنے کی ادا سیکھیں تاکہ آپ خالق کے ساتھ ضم ہو کر اسی طرح ایک ہو جائیں۔ جیسے قطرہ سمندر میں گھل کر بے انتشار ہو جاتا ہے یہی وہ توحید خالص ہے جو ہمارا قبلہ و کعبہ اور دلوں کا مرجع اور نگاہوں کا مطمح ہے۔ پھٹے ہوئے دلوں کے ساتھ، سینوں میں نفرتوں اور بغضوں اور گھٹیا کدورتوں کو پالتے ہوئے آپ کیسے موحد کہلائیں گے

اور کیسے اس عظیم صدی میں داخل ہوں گے جو عالمی غلبۂ توحید کی صدی بننے والی ہے اور آج چند ساعتوں کے فاصلے پر اپنی راہیں کشادہ کئے ہوئے آپ کے سامنے آپ کے قدم لینے کو کھڑی ہے۔

سنیں! کہ اسی قادیان کی بستی میں آج بھی اس آسمانی آواز کی لہریں مرتعش ہیں جو سو سال سے کچھ اوپر دن ہوئے اسی وقت میں کبھی آپ سے یوں مخاطب ہوئی تھی۔

"یاد رکھو کہ ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہیئے اور جیسے زبان سے خدا تعالیٰ کو اسکی ذات اور صفات میں وحدہ لاشریک سمجھتا ہے ایسے ہی عملی طور پر اس کو دکھانا چاہیئے اور اسکی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت سے پیش آنا چاہیئے۔ اور اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہیئے اور دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہو جانا چاہیئے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ یہ معاملہ تو ابھی دور ہے۔ کہ تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ بس اُسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ۔ ابھی تو تم لوگ مخلوق کے حقوق کو بھی کما حقہٗ ادا نہیں کرتے۔ بہت سے ایسے ہیں جو آپس میں فساد اور دشمنی رکھتے ہیں اور اپنے سے کمزور اور غریب شخصوں کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں اور بدسلوکی سے پیش آتے ہیں اور ایک دوسرے کی غیبتیں کرتے اور اپنے دلوں میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم آپس میں ایک وجود کی طرح بن جاؤ۔ اور جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے۔ اس وقت کہہ سکیں گے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا کیونکہ جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا گو ان دونوں قسم کے حقوق میں بڑا حق خدا تعالیٰ کا ہے مگر اس کی مخلوق کے ساتھ معاملہ کرنا یہ بطور آئینہ کے ہے جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا۔ یاد رکھو! اپنے بھائیوں کے ساتھ بکلی صاف ہو جانا یہ آسان کام نہیں بلکہ نہایت مشکل کام ہے۔ منافقانہ طور پر ملنا جلنا اور بات ہے مگر سچی محبت اور ہمدردی سے پیش آنا اور چیز ہے یاد رکھو! اگر اس جماعت میں سچی ہمدردی نہ ہوگی تو پھر یہ تباہ ہو جائے گی اور خدا اس کی جگہ کوئی اور جماعت پیدا کر دے گا۔"

والسّلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

خصوصی درخواست دعا

سلسلہ احمدیہ کے ایک مخلص دوست مکرم سی۔ کے۔ علوی صاحب دانیمبلم (کیرالہ) جن کے متعلق پہلے بھی درخواست دعا کی جا چکی ہے۔ تازہ اطلاع کے مطابق ۲ر جنوری ۱۹۸۹ء کو ان کے دل کا اپریشن ہو رہا ہے۔ اپریشن کے کامیاب ہونے اور صحت کاملہ کے لئے بزرگان سلسلہ و درویشان کرام اور احباب جماعت سے خصوصی درخواست دعا ہے۔

(ادارہ)

خلاصہ خطبہ جمعہ

بڑے بڑے جغادری مولوی جو جماعت کی تکذیب اور مباہلہ کی تضحیک میں پیش پیش تھے انکے مباہلے کی وجہ سے سر کاٹے گئے ہیں

منظور چنیوٹی نے اعلان کیا ہے کہ "اگلے سال ۱۵ ستمبر تک میں تو ہوں گا قادیانی جماعت زندہ نہیں رہے گی"

کوئی دنیا کی طاقت اب اس کو اس ذلت اور رسوائی سے بچا نہیں سکتی

جو خدا تعالیٰ مباہلہ میں جھوٹ بولنے والے باغیوں کے لئے مقدر کر چکا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۵ نبوت (نومبر) ۱۳۶۷ ہش (۱۹۸۸ء) بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد صاحب جاوید مبلغ سلسلہ کا مرتب کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ "بدر" کلیۃً اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے ---- (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

"جماعت احمدیہ کی طرف سے جو معاندین اور مکذبین کے سرداروں کو مباہلے کا چیلنج دیا گیا تھا، اس میں تقریباً ساڑھے پانچ ماہ گذر چکے ہیں۔ اس عرصے میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر خیر و شر نے دونوں قسم کے نشانات ظاہر فرمائے۔ مباہلے کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی تقدیر نے جو تعزیری کارروائی کی اور جو اس نے دشمنوں کو جس رنگ میں پکڑا، اس میں سے بعض مظاہر تو سب پر روشن ہیں، واقف ہیں سب۔ اور بعض ایسے ہیں جن کے متعلق عالمی طور پر جو خبریں موصول ہو رہی ہیں، ان کا ریکارڈ جماعت میں تیار کیا جا رہا ہے اور انشاء اللہ مباہلے کے سال کے اختتام پر اسے شائع کیا جائے گا۔

کچھ خیر کی خبریں یعنی خدا کی تقدیر خیر کی طرف سے ظاہر ہونے والے جو نشانات ہیں، ان کے متعلق ہر ملک میں اللہ تعالیٰ ایسے فضل نازل فرما رہا ہے کہ اس ملک کے لوگ گواہ بنتے چلے جا رہے ہیں۔ اور

خصوصیت سے پاکستان میں

خدا تعالیٰ کے فضل سے دن بدن جماعت کے حالات پہلے سے بہتر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور ہر پہلو سے کثرت سے اللہ تعالیٰ رحمتیں اور برکتیں نازل فرما رہا ہے۔ چنانچہ مباہلے سے پہلے کے زمانے اور مباہلے کے بعد کے زمانے میں آپ ایک نمایاں فرق دیکھیں گے اور یہ فرق اتنا نمایاں ہے کہ اس کے نتیجے میں یعنی ان نشانات کو دیکھ کر دسیوں سال کے بعض مرتد واپس جماعت میں آ رہے ہیں۔ اور وہ جن کے تعلق ٹوٹ گئے تھے وہ خط لکھ رہے ہیں اور معافیاں بھی مانگ رہے ہیں۔ استغفار کر رہے ہیں۔ وہ جن کو جماعت احمدیہ سے بعض بدظنیاں پیدا ہو چکی تھیں، بعض ان میں سے ضائع ہو گئے لیکن ان کی اولادیں واپس آنے لگیں۔ چنانچہ کل ہی کی ڈاک میں، بعض ایسے لوگوں کی اولاد کی طرف سے خطوط تھے کہ ہم جس شان سے خدا تعالیٰ کی طرف سے

احمدیت کی صداقت

کے نشانات ظاہر ہوتے دیکھ رہے ہیں، اب ہماری آپ سے درخواست ہے کہ ہمارے والدین کے لئے دعائیں کریں، ہمارے بچوں کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بھی آنکھیں کھولے اور جس صداقت کی راہ سے وہ بھٹک چکے ہیں، انہیں اس میں واپس لے آئے۔

اس سلسلے میں کچھ سوالات بھی موصول ہوتے رہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے بعض باتوں میں ابہام ہے، اس لئے ضروری ہے کہ خطبے میں ان سوالات کا ذکر کر کے ان کے جوابات دیئے جائیں کیونکہ ہر شخص اپنے دل میں پیدا ہونے والے سوالات یا ابہامات کا ذکر خط کے ذریعے نہیں کر سکتا۔ اور ایک یا دو اشخاص کو جواب لکھنے سے باقی سب کے دل مطمئن نہیں ہو سکتے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ چند سوالات جو عموماً دلوں میں پیدا ہو رہے ہیں یا جو ابہامات ہیں جن کی وجہ سے جماعت بعض دفعہ مباہلے کے مضمون کو سمجھنے میں ایک ایسی روش اختیار کرتی ہے جو مباہلے کے مضمون کے مطابق نہیں ہے، ان دونوں معاملات کو خوب کھول دوں تا کہ اس کی روشنی میں پھر بقیہ وقت ہم اطمینان کے ساتھ گذاریں اور دعائیں کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے مزید نشانات کے طالب ہوں۔

ایک سوال تو کثرت سے یہ کیا جاتا ہے کہ علماء نے مختلف وقتوں میں، مختلف ملکوں میں اخبارات میں جو بار بار یہ اعلانات شائع کروائے ہیں۔ کہ ہم نے مباہلہ قبول کر لیا ہے۔ ان اعلانات کے نتیجے میں دو قسم کے سوال ابھرتے ہیں۔ اول یہ کہ ان کا اخبارات کی سرخیوں میں یہ لکھ دینا کہ ہم نے قبول کر لیا ہے۔ لیکن جب عبارت پڑھی جائے تو اس میں ایسی شرطیں داخل کر دینا کہ جن کے نتیجے میں ان کے لئے راہ فرار باقی رہے۔ یعنی

سارے دروازے بند کرنے کی بجائے

ایک دروازہ بھاگنے کا کھلا چھوڑ دیتے ہیں، تو ان کی کیا صورت ہوگی۔ کیا ان کو خدا تعالیٰ کی تقدیر مباہلہ قبول کرنے والے گروہ میں شامل فرمائے گی یا دوسرے گروہ میں۔ اس سلسلے میں پہلے بھی ایک دفعہ میں ذکر کر چکا ہوں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وضاحت

پوری نہیں ہوئی۔ کیونکہ ابھی تک اس موضوع کے بعض خط بھی ملتے ہیں اور بعض باہر سے آنے والے ملاقات میں بھی ذکر کرتے ہیں۔

دوسرا یہ کہ کیا وہ سارے جن کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ انہوں نے مباہلے کا چیلنج قبول کرلیا ہے، ایک سال کے اندر اندر لازماً مر جائیں گے اور کسی ناگہانی موت یا ایسی بلا میں مبتلا ہوکر دنیا سے رخصت ہوں گے کہ واضح طور پر اُن کی موت عبرت کا نشان بنے یا اور بھی کچھ ایسی صورتیں ہوسکتی ہیں جن کے نتیجے میں اُن کا جھوٹا ہونا ثابت ہوجائے۔ یہ جو دو بڑے سوال ہیں، ان کے اوپر کچھ روشنی ڈالتا ہوں۔

میں نے جہاں تک مطالعہ کیا ہے اُن اخبارات کی سرخیوں کا بھی اور تفاصیل کا بھی جو سرخیوں کے نیچے لگائی گئی ہیں۔ اکثر اور بھاری اکثریت ہے۔ اکثر سے مراد ایسے لوگ ہیں جو بھاری اکثریت میں ہیں وہ لازماً اوپر کچھ اور اعلان کرتے ہیں۔ اور اندر اعلان کے نیچے جو تحریر ہے، اُس میں

ہمیشہ راہِ فرار اختیار کرتے ہوئے

لکھتے ہیں کہ فلاں تاریخ تک فلاں جگہ پہنچ جائیں ورنہ ہم سمجھیں گے کہ آپ نے اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کرلیا ہے۔ یا ورنہ ہم آپ کے جھوٹے ہونے کا جشن منائیں گے، ورنہ ہم اعلان کریں گے کہ وہ بھاگ گیا اور مرزائیت اور قادیانیت جھوٹی ثابت ہوگئی وغیرہ وغیرہ۔ ان لوگوں کے متعلق جیسا کہ مضمون سے ظاہر ہے۔ ایک بات بہرحال یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ یہ سنجیدہ نہیں ہیں۔ نہ صرف یہ کہ جھوٹے ہیں بلکہ سنجیدہ نہیں ہیں اور ان کو پتہ ہی نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور کیا کہہ رہے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے یہ لکھا ہے کہ اس دن ہم ڈھول ڈھمکے کے ساتھ اتنے آدمی اکٹھے کریں گے اور پھر عجیب جشن منائیں گے اور جلوس نکالیں گے کہ مرزائیت جھوٹی نکلی چنانچہ

ہندوستان کی بعض خبروں سے

پتہ چلتا ہے کہ واقعۃً وہاں بعض علاقوں میں ایسا کیا بھی گیا۔ اور اعلان ہوگیا کہ ہم مباہلہ جیت گئے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ ان کے دماغ میں مباہلہ اور دنگل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ جس طرح

دنگل اور میلوں میں مقابلے ہوتے ہیں، دو پہلوان لڑتے ہیں۔

اُس طرح کی بات ہے۔ ہمارے پہلوان میدان میں نکل آئے، اُن کے نہیں آئے، اس لئے اُن کی شکست کا اعلان ہو۔ ان کو کوئی تصور نہیں ہے کہ مباہلہ حقیقت میں ہے کیا۔ ایک تو یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ لیکن جب آپ مزید غور کریں تو یہ نتیجہ بھی درست نہیں دکھائی دیتا، کیونکہ ان میں سے اکثر وہ ہیں جو علماءِ دین کہلاتے ہیں اور علماءِ دین ہونے کی حیثیت سے یہ سوچا نہیں جاسکتا کہ اُن کو مباہلے اور میلے اور دنگل کا فرق معلوم نہ ہو۔ پھر یہ حرکتیں کیا ظاہر کرتی ہیں؟ میرے نزدیک

یہ حرکتیں اُن کی جہالت سے زیادہ، اُن کے نفس کی بغاوت اور

دھوکے پر دال ہیں۔ یہ ظاہر کرتی ہیں کہ یہ لوگ دنیا کو دھوکہ دینے والے اور خدا کی تقدیر سے بغاوت کرنے والے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی یہ تقدیر مباہلہ جو ہے، اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اس دنیا میں جس کی اکثریت ہے، جس کا زور ہے، اُس کا مباہلہ چلے گا اور اُسی کی طاقت کے مظاہرے دراصل یہ فیصلہ کریں گے کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے۔

پس یہ ہے ان کا حقیقی تصور۔ اس سلسلے میں، میں نے پہلے بھی جماعت کو نصیحت کی تھی، اب پھر یہی کہتا ہوں کہ ان لوگوں سے معاملے میں دو قسم کی باتیں ظاہر ہوسکتی ہیں، اُس کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالیں اور اس کے مطابق خدا تعالیٰ سے دعائیں کریں۔ ایک یہ کہ ایسے لوگ خدا کے نزدیک اتنے شریر ہوں اور اُن کی شرارت کا اثر علاقے میں اتنا وسیع ہوچکا ہو کہ اُس سے خطرہ ہو کہ سچ اور جھوٹ میں ابہام پیدا ہوجائے گا۔ اور مباہلے کا جو اصل مقصد ہے وہ ضائع ہوجائے گا۔ ایسی صورت میں،

میں یہ ایمان رکھتا ہوں کہ خدا کی تقدیر لازماً ان کی ذلت اور رسوائی کے سامان کرے گی اور خواہ یہ مباہلے سے بھاگنے کی لاکھ کوشش کریں۔

خدا تعالیٰ ان کا انجام سچوں جیسا نہیں بنائے گا۔ اور سچوں اور جھوٹوں کے انجام میں ایک نمایاں فرق کرکے دکھلائے گا۔ پس اس پہلو سے جماعت کو دعائیں کرنی چاہئیں کہ اے خدا! اگرچہ قانونی اور رسمی لحاظ سے انہوں نے مباہلہ قبول نہیں کیا۔ لیکن تو اپنی اُس غیرت کے نتیجے میں جو سچوں سے رکھتا ہے اور اُس کراہت کے نتیجے میں جو جھوٹوں اور دھوکے بازوں سے رکھتا ہے، ایسے نشان ظاہر فرما کہ جس کے نتیجے میں اُس علاقے کے لوگ گمراہ ہونے کی بجائے ہدایت پاجائیں اور وہ دور آخری حصے یعنی ہدایت پر ہونا چاہیے۔

جس خطبے میں میں نے جنرل ضیاء الحق صاحب کو آخری تنبیہ کی تھی اور بتایا تھا کہ مجھے اب محسوس ہوتا ہے کہ تم خدا کی تقدیر کی پکڑ سے اب بچ نہیں سکتے۔ اس میں میں نے یہ بات بھی واضح کی تھی کہ جماعت یہ دعائیں نہ کرے کہ دشمن ذلیل اور رسوا ہو اور حیرت انگیز نشان ظاہر ہوں بلکہ یہ دعا کرے کہ ایسے نشان ظاہر ہوں، جن کے نتیجے میں معاندین کو ہدایت نصیب ہوسکے یا معاندین کو نہیں، اگر انہوں نے پکڑے جانا ہے تو اُن کو جو ان کے زیر اثر ہیں یعنی عوام الناس، جو اکثر صورتوں میں لاعلم ہوتے ہیں، ان بے چاروں کو کچھ بھی پتہ نہیں کہ یہ کیا کھیل ہو رہا ہے۔ وہ تماش بین کے طور پر یا سابق میں اُن کے دلوں میں جو نفرتیں بٹھائی گئی ہیں، اُن سے متاثر ہوکر ایسے میدانوں میں چلے آتے ہیں جو مباہلہ کے میدان بتائے جاتے ہیں اور پھر اپنے علماء کے پیچھے تک کر بغیر جانے ہوئے کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں اور کیا کر رہے ہیں، اُن کی ہاں میں ہاں ملاتے، اُن کی لعنت اللہ کیساتھ اپنی لعنۃ اللہ ڈالتے۔ یہ لوگ بیچارے اکثر لاعلم ہیں اور ایسے

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبداللہ دُف، مالکان حمید ساڑی مارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں جو ویسے ہی بیچارا غریب اور مظلوم اور فلاکت زدہ طبقہ ہے، کم ہیں ان میں جو زیادہ خوشحال اور تعلیمیافتہ طبقوں سے تعلق رکھتے ہوں۔ تو ان لوگوں کے زور اور قوت پر یہ علماء، جن کا میں ذکر کر رہا ہوں، ضرور شہرت حاصل کرتے ہیں۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ بذات خود یہ لوگ قابل نفرت نہیں بلکہ قابل رحم ہیں۔ اگرچہ علماء خود کبھی بھی ایسے مقابلوں میں باہر نہیں نکلتے جہاں انہیں اپنی جان یا عزت کے خطرے ہوں۔ اس لئے جب وہ نکلتے ہیں تو انہی عوام الناس کے زور اور انہی کے بل بوتے پر باہر نکلتے ہیں اور ہمیشہ پھر انہی کو آگے کیا کرتے ہیں تو دنیا کی مصیبتوں میں بھی انہی کی چھاتیاں ہوتی ہیں جو گولیاں کھائیں اور طرح طرح کی اذیتیں برداشت کریں اور روحانی مقابلوں میں بھی یہی بیچارے ہیں جن کو دھوکہ دیکر پھر مار کھانے کے لئے آگے کر دیا جاتا ہے۔ اس کے محرکات کے متعلق اور کیوں ایسا ہوتا ہے؟ میں پہلے ایک خطبے میں ذکر کر چکا ہوں، اس کی تفصیل کی دوبارہ ضرورت نہیں۔ مگر یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ

خدا کے ہاں ناانصافی نہیں ہے

اس لئے یہاں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ بھی کہا جائے، یہ لوگ مظلوم ہیں اور لاعلم ہیں، اس لئے ان کے ساتھ رحم کا اور شفقت کا سلوک ہونا چاہئے۔ اور

اپنی دعاؤں میں تاکیداً اس التجا کو شامل کرنا چاہئیے

کہ اے خدا! اگرچہ ان عوام الناس کے ذریعے تکذیب کی زبان چلی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف گند بکا گیا ہے مگر ہم تجھ ہی سے التجا کرتے ہیں کہ

ان کے سرداروں کو تو عبرت کا نشان بنا۔

ان پر رحم فرما اور ان کو دنیا اور آخرت کے عذاب سے بچا اور نجات بخش اور ہدایت دے۔ کیونکہ امر واقعہ یہ ہے کہ یہی لوگ ہیں، جب وہ ہدایت پا جاتے ہیں تو پھر دین کی راہ میں قربانیوں میں بھی سب سے پیش پیش رہتے ہیں اور جماعت کو سب دنیا میں کام کرنا ہے اور بڑی کثرت سے ایسے قربانی کرنے والوں کی ضرورت ہے قربانی کے چند میدان سر ہوئے اور چند سر ہو رہے ہیں اور آئندہ بھی ایسے میدان سامنے آنے والے ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ ایک الٰہی جماعت اپنے تقویٰ کی حالت میں سفر کر رہی ہو اور ابتلاؤں کے میدان سے اس کا گذر نہ ہو۔ اس لئے جب تک جماعت کا تقویٰ زندہ ہے اور خدا کی تقدیر ہمیں تزکیہ کی راہوں پر آگے بڑھانا چاہتی ہے، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ابتلاء کے میدان سر کرنے کے بعد پھر اور بھی ابتلاء کے میدان سامنے آنے والے ہیں۔ ایک ملک میں بعض مہمات آپ سر کریں گے تو بعض دوسرے ملکوں میں ویسی ہی مہمات سامنے آکھڑی ہوں گی۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو ابھی کثرت سے ایسے قربانی کرنے والے طبقات کی ضرورت ہے جو تاریخی لحاظ سے ثابت ہے کہ ہمیشہ قربانی میں آگے آگے رہے ہیں اور عواقب سے بے خبر ہو کر

انہوں نے اپنا سب کچھ اس راہ میں جھونک دیا ہے"

جس کو وہ سچ سمجھتے ہیں تو جماعت کو تعداد کے لحاظ سے بھی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے اس مباہلے کے نشان کو محض اس حد تک محدود نہ رکھیں کہ آپ اسے دیکھتے ہوئے، جلے کٹے دل مطمئن ہو جائیں اور خدا کے ایسے نشان ظاہر ہوں کہ آپ کو تسکین ملے۔ بلکہ اس مضمون کو آگے بڑھائیں اور اپنی توقعات کو بلند تر کریں۔ اور اللہ تعالیٰ سے یہ التجا کریں کہ ہمارے دلوں کا سچا اطمینان تو تیری سچائی کے پھیلنے میں ہے۔ اور تیرے

نور کے کل عالم میں عام ہو جانے میں ہے۔ اس لئے احمدیت کی صداقت کی جو صبح تو روشن فرمانے لگا ہے اور فرما رہا ہے اس کے افق کو محدود نہ رکھ۔ اس کی روشنی صرف ہمارے دل پر نہ پڑے بلکہ کل عالم کے دلوں پر پڑے۔ صرف ہم ہی اپنی غفلتوں سے بیدار نہ ہوں بلکہ کل عالم میں

ایک صبح کا سماں پیدا ہو جائے

اور کثرت سے لوگ بیدار ہوں اور اس روشنی کو دیکھیں اور اس دن سے فائدہ اٹھائیں۔ اس لئے جو بقیہ دن ہیں خصوصیت سے یہ دعائیں کریں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کثرت سے آسمان سے فضل کی بارشیں نازل ہوں گی کہ آپ ان کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

دوسرا حصہ ہے ان علماء کے متعلق کہ ان کے ساتھ وہاں اس علاقہ میں کیا معاملہ کرنا چاہیئے جہاں یہ اس قسم کے اعلان کرتے ہیں۔ اس کے متعلق میں نے کچھ چھوٹے چھوٹے مضامین، اشتہارات کی شکل میں تجویز کئے ہیں جو جماعتوں کو بھجوائے جا رہے ہیں کہ عوام الناس کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے فوری طور پر اس قسم کے مضامین شائع کر دینا چاہئیں اور بتا دینا چاہیئے کہ مباہلے کی اصل حقیقت یہ ہے۔ اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کیا یہ لوگ ضرور مارے جائیں گے۔ اس کے متعلق میں یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ جو مباہلے کا اعلان میں نے کیا تھا، اس کو اگر آپ پڑھیں تو اس میں صرف موت کو نشان کے طور پر طلب نہیں کیا گیا۔ بلکہ واضح طور پر یہ التجا موجود ہے کہ خدا تعالیٰ پھر ایسے آسمانی نشان دکھائے کہ جو جھوٹا فریق ہے، اس کا ذلیل ہونا، اس کا جھوٹا ہونا، اس کا رسوا ہونا سب دنیا پر کھل جائے اور اس کے لئے خدا کی تقدیر کئی رنگ میں کام کرتی ہے۔ پس ضروری نہیں ہے کہ مباہلے میں فریق ثانی یعنی دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ ایک سال کے اندر اندر ہلاک ہو۔ مگر یہ ضروری ہے کہ اگر مباہلہ سنجیدگی کے ساتھ، شرائط کو پورا کرتے ہوئے قبول کیا جائے تو جو جھوٹا فریق ہے

اسے لازماً ذلیل ہونا ہوگا،

رسوا ہونا ہوگا۔ ناکام ہونا ہوگا۔ اور دنیا دیکھے گی کہ واقعتہً خدا کی تقدیر شر اس کے متعلق پوری ہوئی ہے اور جہاں تک سچے فریق کا تعلق ہے، اس کے حالات بھی مشتبہ نہیں رہ سکتے،

اس کے حق میں لازماً خدا تعالیٰ کی تقدیر خیر

اس طرح کھل کر روشن ہوگی کہ دیکھنے والے دیکھیں گے۔ پس دیکھنے والے دیکھتے ہیں اور دیکھیں گے۔ لیکن روحانی دنیا میں دیکھنے کی آنکھیں مختلف ہوا کرتی ہیں۔ بعض سطحی طور پر دیکھتے ہیں اور اس کے باوجود ان کے دل میں بات ڈوبتی نہیں ہے۔ ان کی ادراک کی قوت کمزور ہو چکی ہوتی ہے۔ بعض لوگ آنکھوں کے اندھے ہوتے ہیں۔ بعض دماغ کے اندھے ہوتے ہیں اور دنیاوی لحاظ سے بھی آپ یہ فرق دیکھیں گے۔ بعض لوگوں کی آنکھوں میں کوئی قصور نہیں ہوا کرتا اور آنکھوں کا ایک ماہر جب ان کا معائنہ کرتا ہے تو آنکھوں کو اور ان سے پیچھے جو اعصاب کے دھاگے آنکھ کے پیغام کو دماغ تک پہنچانے والے ہیں، ان کو بھی درست پائے گا لیکن اگر دماغ پاگل ہو گیا ہو تو اسے کچھ کا کچھ دکھائی دینے لگتا ہے یعنی سامنے اور آدمی موجود ہیں۔ آنکھ صحیح پیغام بھیج رہی ہے مگر پاگل دماغ ان پیغامات کا ترجمہ اور کر رہا ہے۔ اس لئے روحانی دنیا میں جن اندھوں کا ذکر ملتا ہے، وہ آنکھ کے اندھے نہیں دراصل دماغ کے اندھے ہوتے ہیں۔ وہی باتیں مومن بھی دیکھ رہے ہوتے ہیں اور ان کا ایمان بڑھ رہا ہوتا ہے۔ ان کو روز روشن کی طرح

دکھائی دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر سچوں کی تائید میں ظاہر ہو رہی ہے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، بڑی کثرت سے جماعت کی طرف سے ایسے خطوط ملتے ہیں، جن سے پتہ چلتا ہے کہ جن کے ایمان پہلے مضبوط تھے، وہ مضبوط تر ہو گئے۔ جن کے کمزور تھے وہ مضبوط ہو گئے۔ یعنی طبقات بدل رہے ہیں۔ نچلے طبقے کے احمدی اُوپر کے طبقے کے احمدیوں میں شامل ہو رہے ہیں اور

یہ ایک عام عالمی مضمون ہے

جس کا کسی ایک ملک سے تعلق نہیں، تمام ملکوں میں یہی کیفیت ہے۔ نئی نسلوں کے اندر خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کا ایک نیا شعور پیدا ہو رہا ہے۔ اس سے وابستگی میں وہ پہلے سے زیادہ ترقی کر رہے ہیں۔ تو یہ حالات تو دیکھنے والی دُنیا کو نظر آ رہے ہیں لیکن دیکھنے والی دُنیا میں سے پھر دو قسم کے لوگ ہیں۔ کچھ دماغ کی بصیرت رکھنے والے، کچھ دماغ کے اندھے بیچارے۔ جو دماغ کے اندھے ہیں وہ دیکھتے ہیں اور طیش کھاتے ہیں۔ ان کو غصہ آ جاتا ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور وہ سوچتے ہیں کہ ان کی اچھی حالت کو کس طرح بُری حالت میں تبدیل کیا جائے۔ اس سے زیادہ اُن کو کچھ سمجھ نہیں آتی۔ تو یہ بھی دُعا کرنی چاہئیے کہ اے خدا! ان دماغ کے اندھوں کو بصیرت تو عطا کر۔ اس کے بغیر جو چیز ہم دیکھ رہے ہیں، یہ بھی دیکھیں گے لیکن ان کو سمجھ نہیں آئے گی۔

وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ۔

(سورۃ الانعام۔ الآیۃ ۱۱۰)

قرآن کریم فرماتا ہے کہ اے سوال کرنے والو! جو نشان مانگ رہے ہو! تمہیں کس طرح سمجھایا جائے کہ جب خدا کے نشان ظاہر ہوں گے تو تم ایمان نہیں لاؤ گے۔ تمہیں نہیں سمجھ آئے گی کہ کیا ہو گیا ہے۔ پس جب تک بیماری کے دور کرنے کی دُعا نہ مانگی جائے، محض نشان طلب کرنا کافی نہیں ہے۔ تو

اس دُعا میں ترقی کریں

اور کثرت سے یہ دُعائیں کریں تاکہ اللہ تعالیٰ اس کو محض ایک تماشے کی کھیل نہ بنا دے بلکہ واقعۃً کثرت کے ساتھ جماعت احمدیہ کو اس مباہلے کے نتیجے میں فوائد عطا ہوں۔

پاکستان میں جو حالات ظاہر ہو رہے ہیں، ان میں بھی دُعا کی بہت ضرورت ہے لیکن ایک بات تو قطعی طور پر روشن ہو چکی ہے کہ بڑے بڑے جغادری مولوی، جو جماعت کی تکذیب میں اور مباہلے کی تضحیک میں پیش پیش تھے

اُن کے سیاسی لحاظ سے سر کاٹے گئے ہیں۔

اور مختلف میدانوں میں بُری طرح پچھاڑ کھا کھا کر گرے ہیں۔ اور ایسی عام تبدیلی ہوئی ہے کہ بعض اخباروں نے لکھا ہے کہ یہ تو لگتا ہے کہ کوئی معجزہ ہوا ہے۔ کوئی حیرت انگیز بات ہے۔ یہ نارمل بات نہیں ہے۔ اور شکست کھانے والے خود کہہ رہے ہیں کہ ہمیں کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیا ہوا ہے۔ توقعات کے خلاف بات ہوئی ہے۔ بعض صاحبوں نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ معلوم ہوتا ہے ہمارے مدِ مقابل کے حق میں فرشتوں نے ووٹ ڈالے ہیں۔ اب یہ باتیں وہ خود مُنہ سے کہہ رہے ہیں۔ لیکن چونکہ دماغ پاگل ہیں، اس لئے وہ سمجھیں گے ہی نہیں۔ اسی لئے میں زور دیتا ہوں کہ دماغوں کی اصلاح کے لئے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اندرونی بصیرت عطا فرمائے ورنہ خالی بصارت کوئی چیز نہیں ہے۔ آنکھ کی بصارت کوئی چیز نہیں جب تک نفس اور عقل کی بصیرت عطا نہ ہو۔

یہ جو مضمون ہے کہ ہمارے حق میں تقدیر خیر ظاہر ہو گی اور دشمن کے حق میں تقدیر شر ظاہر ہو گی۔ یہ بالعموم تو بہرحال ہونا ہی ہوتا ہے اور بڑھتا چلا جائے گا۔ لیکن اس کے سوا میں سمجھتا ہوں کہ عوام الناس کو اطمینان نہیں ہوتا جب تک کچھ لوگ ظاہری طور پر، جسمانی طور پر بھی خدا کی طرف سے نازل ہونے والے عذاب میں مبتلا نہ ہوں اور جانچنے کے اُن کے اپنے مختلف پیمانے ہیں۔ اس بات کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے کہ خدا تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بھاری کثرت ایسے بندوں کی بھی ہے، وہ معنوی نشانات کو دیکھنے اور سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ باریک تر رُوحانی نشانات کو دیکھنے اور سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ لیکن جو ظاہری، ٹھوس، کھلے کھلے نشان ایسے ہیں، جو مادی حیثیت سے پیش کئے جا سکیں، وہ سمجھنے کی نسبتاً زیادہ اہلیت رکھتی ہے۔ اس لئے

یہ بھی دُعا ضرور کرنی چاہئیے

کہ اے خدا! تیرے ہر قسم کے بندے ہیں تو اُن کا حال ہم سے بہتر جانتا ہے۔ لیکن ہمارا تجربہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ بعض لوگ کوڑ مغز ہوتے ہیں، اُن بے چاروں کو یہ باریک اور لطیف اور عظیم الشان نشان بھی ہوں، تب بھی اس نوعیت کے نشان دکھائی نہیں دیتے۔ جماعت کی دُنیا میں جتنی مرضی ترقی ہو جائے وہ سمجھیں گے، مباہلہ پُورا نہیں ہوا۔ جب تک اُن کا کوئی بڑا مولوی واقعۃً میدان میں پچھاڑ کھا کر نہ گرے اور اس طرح خدا کی پکڑ کا شکار نہ ہو کہ دُنیا دیکھے اور کہے کہ ہاں اس کے پرزے اُڑا دیئے گئے ہیں۔ اس کو ریزہ ریزہ کر دیا گیا ہے یا ایسی ذلت کی مار پڑی ہے کہ ہر کس و ناکس اس کو دیکھ کر استغفار کرے اور توبہ کرے۔ تو بعض صورتوں میں ایسے نشان بھی ہمیں مانگنے چاہئیں اور مانگنے پڑیں گے۔ ورنہ ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ اگر ان میں سے کچھ لوگ ویسے بچ گئے اور عام ذلت کا ہی شکار رہے تو بعد میں انہوں نے کہہ دینا ہے کہ دیکھو جماعت جھوٹی ہے، ہم ابھی بھی زندہ ہیں۔ ہمیں کچھ بھی نہیں ہوا۔ خواہ کیسی ذلت کی حالت میں زندہ ہوں، خواہ کیسی کیسی جوتیاں پڑ چکی ہوں اُس وقت تک، اور ایک قسم کے جہنم میں سے گزر کر آئے ہوں کہ خدا تعالیٰ ہم سے تو رحمت کا سلوک کر رہا ہے اور اُن کی ہر اُمید پر پانی پھیرا چلا جا رہا ہے۔ ان کا دل اپنی اندرونی جہنم سے واقف ہوتا ہے مگر ڈھیٹ اتنے ہوتے ہیں کہ جب وہ وقت گزر جائے تو پھر بغلیں بجائیں گے کہ دیکھ لو، دیکھ لو ہم ابھی بھی زندہ ہیں۔ ہمیں مار کے دکھاؤ۔ وہ بھی ایک دَور آئے گا۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پھر ایسے لوگ دوبارہ پکڑے جائیں گے

لیکن ہمیں پھر بھی یہ دُعا کرنی چاہئیے کہ عامۃ النّاس کے لئے اور احمدیوں میں سے بھی بعض نسبتاً کم تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے خدا تعالیٰ ایسے نشان بھی ظاہر فرمائے کہ اُن کو دیکھنے کے بعد پھر ان کے لئے انکار کا کوئی چارہ نہ رہے اور ضد کریں تو کریں لیکن دُنیا کہہ سکتی ہو کہ ہاں! ان کی یہ ضد جھوٹی ہے اور یہ بالکل بکواس ہے۔ ان کے پاس کچھ بھی نہیں۔

اس قسم کے نشانات کا بھی سب دُنیا میں ظاہر ہونا ضروری ہے کیونکہ اب یہ مباہلہ سب دُنیا میں عام ہو گیا ہے اور جہاں جہاں احمدیت پہنچی ہے وہاں کثرت کے ساتھ اس مضمون کو احمدیوں نے پھیلایا ہے اور اپنوں، غیروں، مسلمانوں، غیر مسلموں سب میں اس مضمون کو عام کیا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ دُعا کے لئے توجہ دلاؤں کہ اس بات کو بھی پہلی دُعاؤں کے علاوہ اپنی دُعاؤں میں خصوصیت سے شامل رکھیں۔

بعض لوگ ایسے ہیں جو منجملہ مباہلے کو قبول کرنے کا اعلان بھی کر رہے ہیں۔ چند ایسے آدمی ہیں اور اُن میں بعض ایسے بھی ہیں جو بالکل غیر معروف بیچارے، کوئی تاجر ہے، کوئی مقامی طور پر ایک زمیندار

ہے، مولویوں کی باتیں سُن کے متاثر ہوتے ہیں۔ چونکہ نفس میں اندرونی طور پر اپنی بات میں مخلص ضرور ہیں اس لئے جرأت کر کے میدان میں چھلانگ لگادی ہے لیکن لاعلم ہیں۔ اُن کو پتہ نہیں کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ کیا ہوگا۔ ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ اُس کے متعلق بعض باتیں جماعتوں کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں

اوّل تو آپ مباہلہ کی تحریر دوبارہ پڑھیں

تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس میں یہ وضاحت موجود ہے کہ مباہلے کا چیلنج ہر مسلمان کو نہیں ہے، ہر انکار کرنے والے کو نہیں ہے بلکہ مکفّر مکذب جو اپنی بدتمیزی میں اور افتراء پردازی میں حد سے بڑھ چکے ہیں، اُن کے راہنماؤں کو ہے۔ اور قرآن کریم سے بھی یہی مضمون واضح ہے۔ کہ مباہلہ کا چیلنج فرد بشر کو نہیں دیا جاتا۔ بلکہ سربراہوں کو دیا جاتا ہے۔ بڑے بڑے لیڈروں کو دیا جاتا ہے تاکہ قوم اُس سے عبرت پکڑے۔ اس لئے خدا کی تقدیر کو اس قسم کا تماشہ نہ بنائیں کہ گویا خدا کی تقدیر کی نکیل لوگوں کے ہاتھ میں آگئی ہے۔ جس طرف مرضی اُس اُونٹ کو لے کر چل پڑیں وہ اُدھر ہی چلے گا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کبھی بھی انسانوں کے تابع نہیں ہُوا کرتی۔ اپنے مخلص بندوں کے حق میں شفقت کے طور پر نرمی دکھاتی ہے اور آسمان سے نیچے اترتی ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ کوئی ایسا قانون ٹھوس بن جائے، جس طرح تھمب رُول (THUMB RULE) ہوتا ہے کہ جدھر انگوٹھا دکھایا، اُدھر کو رُخ چل پڑے گا۔ یہ بات دُرست نہیں۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔ اوّل یہ کہ مباہلہ کرنے والا جو موقعے پر موجود ہو، اس کا اپنا نفس، اس کے دل کی کیفیت بھی مباہلے پر اثر انداز ہوتی ہے۔ وہ غریب ہو، اَن پڑھ ہو، جو بھی ہو اگر اُس کے دل میں تقویٰ کا معیار بلند ہے اور اُس کے دل پر مخالف کی طرف سے کوئی ایسی چوٹ پڑی ہے کہ بے اختیار ایسی آہ دل سے نکلی ہے کہ جو لازماً آسمان تک پہنچا کرتی ہے تو ایسی صورت میں خواہ کوئی فرد قوم کا راہنما ہو یا نہ ہو جو ایسا شخص، کہ خدا کے غریب بندوں کے مقابل پر آتا ہے وہ ضرور رسوا اور ذلیل کیا جاتا ہے۔ ضرور ٹکڑے ٹکڑے کیا جاتا ہے۔ ایسے واقعات ہو بھی رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، اُس کی تفصیل انشاء اللہ محفوظ کی جارہی ہے اور جماعت کے سامنے اور باقی دُنیا کے سامنے بھی رکھی جائے گی۔ پُورے پتے دے کر، واقعات کی تفصیل بیان کرکے، گواہوں کے ساتھ انشاء اللہ یہ ساری باتیں شائع کی جائیں گی۔ تو ایسا ہو جاتا ہے لیکن یہ کہہ دینا کہ ہر جگہ جہاں کوئی شخص سمجھے یا نہ سمجھے، تفاصیل سے آگاہ ہو یا نہ آگاہ ہو۔ آنکھیں بند کرکے چھلانگ لگا دے کہ اچھا میں نے مباہلہ مان لیا۔ مجھے ایک سال کے اندر مار کے دکھاؤ اور آپ بے چین ہو ہو کر دُعائیں کریں کہ اے خدا! اِس کو مار دے ورنہ ہم گئے۔ یہ بچپن ہے۔ اس قسم کے طبیعت میں ہیجان پیدا کرکے ان سنجیدہ معاملات سے نپٹا نہیں جایا کرتا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص ایسی بات کرتا ہے۔ اُس پر اوّل تو یہ بات کھولنی چاہیئے کہ اس طرح تو خدا تعالیٰ نے آج تک کبھی ظاہر نہیں کیا کہ

ہر فرد کے ہاتھ میں خدا تعالیٰ کی تقدیر ہو

اور وہ اعلان کرتا پھرے اور جس پر چاہے موت پھینکتا پھرے، ایسا نہیں ہوگا۔ کئی باتیں ہیں، بعض دفعہ ایک شخص میں اندرونی طور پر بعد میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور اس تبدیلی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرما دیتا ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ اعلان نہیں ہوا ہوتا۔ چنانچہ آتھم کے معاملے میں یہی ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے اُس کی بدزبانیوں کے نتیجے میں، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خلاف تھیں، خدا تعالیٰ سے دُعا کی

اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو خبر دی کہ یہ پندرہ ماہ میں ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ اور وہ اندرونی طور پر ایک خوفناک قسم کے روحانی عذاب میں مبتلا رہا لیکن اس کی ظاہری علامت کوئی ایسی نہیں تھی، جس سے دُنیا بھی دیکھ سکتی۔ چنانچہ اُس وقت تک تو اُس نے کوئی زبان نہ کھولی۔ لیکن جب مدّت گزر گئی تو اُس کے حواریوں نے خصوصیت کے ساتھ یہ اعلان کرنا شروع کیا کہ پندرہ ماہ کی مدّت گزر گئی اور دیکھو مرزا صاحب جھوٹے نکلے اور کچھ بھی نہیں ہُوا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے جوابًا یہ لکھا اِس سے پوچھو اور یہ اب حلف اٹھا دے کہ واقعتًہ میں پندرہ ماہ کی مدت ھاویہ میں نہیں گرا رہا۔ ایک شدید روحانی عذاب میں مبتلا نہیں رہا تو پھر اگر یہ ایک سال کے اندر اندر ہلاک نہ ہو۔ چاہے پھر معافی مانگے یا نہ مانگے، پھر کوئی شرط نہیں۔

پھر یہ تقدیر مبرم ہو جائے گی

خدا کی، کہ لازمًا یہ ہلاک ہوگا۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر میں جھوٹا۔ تب اِس کے باوجود اُس نے یہ قسم نہ کھائی اور نہ اقرار کیا نہ انکار کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے پھر لکھا کہ دیکھو تم دُنیا کو دھوکے میں ڈال رہے ہو۔ تمہیں پتہ ہے کہ تم ھاویہ میں گرائے گئے تھے اور تم اِس بات کی تصدیق نہیں کر رہے۔ اس لئے میری دعا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ اب تم پر ظاہر ہو تاکہ دُنیا کے لئے اشتباہ کی کوئی راہ باقی نہ رہے چنانچہ پھر ایسا ہی ہُوا۔ اس مدّت کے اندر اندر وہ ہلاک ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ کی تقدیر کئی طرح سے کام کرتی ہے۔

کئی اُمور پر نظر رکھتی ہے۔ بعض مباہلے کا چیلنج دیکھنے والے ایک دم آنکھیں بند کرکے میدان میں چھلانگ لگا دیتے ہیں اور ویسے بیچارے معصوم ہوتے ہیں۔ ایسے ہی ایک صاحب سے ماریشس سے میرا واسطہ پڑا۔ وہاں کسی بڑے مولوی نے مباہلہ قبول ہی نہیں کیا اور ایک صاحب، مولوی نہیں، عام آدمی ہیں بے چارے۔ ویسے تعلیم یافتہ ہیں۔ لیکن مذہبی جوش رکھتے ہیں۔ اُنہوں نے ہماری مسجد میں آکر اعلان کر دیا کہ

میں مباہلہ قبول کرتا ہوں

کوئی شرط نہیں ہے۔ بالکل منظور ہے۔ اُن کے اس طریق سے میں سمجھا کہ بے چارا کوئی شریف آدمی ہے اور دھوکے میں نہ مارا جائے۔ میں نے جماعت کو کہا کہ آپ میری طرف سے اُن کو یہ پیغام دے دیں کہ اگر اُنہوں نے اصرار کیا تو پھر میں تسلیم کرلوں گا، میں کوئی اس سے فرار نہیں کر رہا

میں تو خود چیلنج دے چکا ہوں

لیکن مجھے لگتا ہے کہ وہ آدمی شریف ہے۔ مگر سمجھ ہے آپ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

(آگے مسلسل صفحہ ۱۱ پر ہے)

انعامی مقالہ بعنوان "احمدیت نے دنیا کو کیا دیا"؟

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے صد سالہ جشن تشکر کے سلسلے میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان نے احباب جماعت کو مذکورہ بالا عنوان پر کم از کم بیس ہزار الفاظ پر مشتمل مقالہ لکھنے کی دعوت دی ہے معیاری مقالہ نگار کو مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔

(ناظر اشاعت مرکزیہ)

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب حقیقۃ الوحی جس کا ذکر ملتا ہے کچھ پڑھ لیں اور لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ کچھ سوال پوچھنے ہیں تو مسجد میں آجائیں چنانچہ یہ پیغام اُن کو مل گیا۔ ایک شام کو مغرب کے بعد سوال و جواب کی مجلس میں ایک صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے پے در پے سوال کرنے شروع کئے اور جماعت کے بعض دوستوں نے اُن کو بٹھانے کی بھی کوشش کی۔ میں نے کہا نہیں بالکل نہیں بٹھانا، آپ ان کو بولنے دیں۔ چنانچہ رفتہ رفتہ وہ سوالات کے جواب سے مطمئن ہونے لگ گئے اور پھر کھڑے ہو کر یہ کہنے لگ گئے کہ ان لوگوں کو یہ جواب نہیں آتے۔ میں تو ان سے پوچھا کرتا تھا یہ مجھے جواب ہی نہیں دیتے تھے۔ آپ کے مربی نے یہ نہیں کہا آپ کے فلاں نے یہ جواب دے دیا غلط جواب دے دیا، یہ جواب مجھے دے دیا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے یہ غلط ہے۔ کہا دیکھا میں سچا تھا یہ غلط نکلے اور بڑی دلچسپ باتیں شروع کر دیں اور ساری تفصیل سے اپنے گزشتہ تعلقات کا ذکر کیا، اتنے میں مجھے چٹ موصول ہوئی کہ یہ صاحب وہی ہیں جنہوں نے مباہلے کا چیلنج منظور کر لیا تھا اور حالت یہ ہوئی کہ کچھ دیر کے بعد دُور سے اجازت لی کہ میں قریب آکر نہ بیٹھ جاؤں۔ میں نے کہا ! ہاں ضرور تشریف لائیں اور ہر بات کی تائید کر دی اور مباہلے کا چیلنج تھا اس کا وہم اور خواب و خیال میں بھی اُن کے دماغ میں باقی نہیں رہا پھر مجھ سے یہ وعدہ بھی لیا کہ میں خط لکھوں گا تو آپ مجھے جواب دیا کریں جہاں تک میرا علم ہے وہ ایک ہی رات کی مجلس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے بہت ہی قریب آچکے تھے اور پھر دوسری رات بھی اپنے بعض دوسرے دوستوں کے ساتھ تشریف لائے اور بڑے ادب کے ساتھ اور خاموشی کے ساتھ انہوں نے مجلس میں شمولیت کی اور چونکہ پہلے دن کافی سوال کر چکے تھے دوسرے دن پھر سوال کوئی نہیں کئے تو ایسے بھلے لوگ ہیں کوئی فجی میں بیٹھا ہوا ہے کوئی دنیا کے کسی کونہ میں، کوئی انڈونیشیا کوئی افریقہ میں، بنیادی طور پر دیکھنا یہ ہے کہ یہ لوگ شریر اور خبیث فطرت ہیں یا سعید فطرت ہیں اور انجان اور سادے لوگ ہیں لاعلم ہیں بے چارے اور طبیعت میں ایک شرافت ہے جس کی وجہ سے جو کچھ مانتے ہیں اس ایمان کی راہ میں اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں تو ایسے لوگوں کا مباہلے کے نتیجہ میں ضائع ہو جانا

مباہلے سے فائدہ مقصود نہیں

بلکہ نقصان ہے کیونکہ یہ مستقبل کے احمدی ہیں، دراصل جن کو ہم اپنے ہاتھ سے ضائع نہیں کرنا چاہتے دیکھا نہیں آپ نے بعض دفعہ جب دنیوی جنگوں میں مقابل پہ صف آرائی ہوتی ہیں تو بعض اچھے اچھے لوگ بھی مارے جاتے ہیں لیکن جب ایک فوج کو فتح ہو جاتی ہے تو مقابل میں سے ایسے اچھے سپاہی بھی نکلتے ہیں جو آئندہ کے لئے اُسی ملک کی حفاظت میں جس کو فتح کرنے آئے تھے اپنی جان پیش کر دیتے ہیں تو روحانی مقابلے میں تو ایسے لوگوں کی زیادہ اہمیت ہے اس لئے ان پر تو باقاعدہ ان کو مل کر صورتحال واضح کرنی چاہئے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب پڑھنے کے لئے دینی چاہئیں اور کہنا چاہئے کہ آپ مزید غور کر لیں اور ہم درخواست کرتے ہیں کہ پورے غور کے بعد پھر فیصلہ کریں اور ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں، یہ تحریر دینے کے لئے تیار ہیں کہ اتنی مدت کے بعد اگر آپ نے پھر یہ فیصلہ کیا تو ہمیں منظور ہے یعنی ہم مباہلے سے بھاگ نہیں رہے۔

جہاں تک چھوٹی سطح پر ایسی کوششوں کا تعلق ہے ایک مثال میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جاپان سے ایک احمدی نوجوان نے خط لکھا کہ یہاں ایک دوست ہیں ویسے بڑے شریف آدمی ہیں لیکن مباہلے کے معاملہ میں وہ ایسا بھڑکے ہیں کہ انہوں نے کہا

بس مجھے منظور ہے اور مجھے کسی ~~کوئی~~ شرط کی ضرورت نہیں

[illegible] اؤ اور یہ لے جاؤ اور واپس بھیج دو وہ کہتے ہیں کہ ویسے چونکہ [illegible] اچھے اخلاق والے تھے میں نے ان کو بہت سمجھانے کی کوشش کی بار بار کہا کہ میاں بس کرو مجھے پتہ ہے کہ یہ معاملہ سنجیدہ ہے تم ہارے جاؤ گے۔ تمہیں نقصان پہنچے گا۔ انہوں نے کہا کہ جی مجھے پتہ ہے جو میں نے کہا ہے وہ بالکل ٹھیک کہا ہے۔ میں تمہاری بات سننے کے لئے تیار نہیں کہتے ہیں میں پھر گیا۔ پھر اس کا یہی جواب آخر انہوں نے مجھے کہا کہ تم سال کے بعد بھی آؤ گے تو میرا یہی جواب ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اچھا پھر بتاؤ تم کیا چاہتے ہو۔ تمہارے نزدیک سچائی کا کیا نشان ہے انہوں نے کہا کہ میرے نزدیک سچائی کا یہ نشان ہے کہ ایک سال کے اندر اندر میں مر جاؤں تو احمدیت سچی اور میں جھوٹا۔ اس صورت میں میں اپنی اولاد کے نام وصیت کر جاؤں گا کہ وہ سارے احمدی ہو جائیں اور دوسرا یہ کہ میرا جو کاروبار ہے تمہیں پتہ ہے کہ اچھا چمک رہا ہے، اس کو کوئی ایسا گھاٹا نقصان ہو، عام روزمرہ کا نقصان نہیں جس سے مجھے پتہ لگے کہ ہاں یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نشان ہے تو اس احمدی نوجوان نے کہا کہ اچھا پھر، جو تم کہتے ہو اُس طرح منظور اور ہم سمجھتے ہیں کہ آج کے بعد سے

مباہلہ شروع

اس واقعہ کے دو ماہ کے اندر اندر اس کے گودام میں بہت بڑی چوری ہوئی جو جاپان کے اندر ایک غیر معمولی واقعہ ہے اور ایک لاکھ ڈالر سے زائد کے قیمتی قالینوں کا نقصان ہو گیا اب وہ صاحب کیا ردِّ عمل دکھاتے ہیں۔ یہ ہے وہ اصل چیز جو فیصلہ کرے گی کہ مباہلہ سود مند تھا یا ایک شخص کا ضیاع ہو گیا ہے اس لئے میں بار بار یہ توجہ دلاتا ہوں کہ ایسے نشانات خدا انفرادی طور پر بھی جگہ جگہ دکھا رہا ہے اور ہم ان کو اکٹھا کر رہے ہیں لیکن اصل دعا پھر یہی ہونی چاہیئے کہ

اے خدا بالآخر ہم تجھ سے ہدایت کی التجا کرتے ہیں

اس کے نتیجے میں لوگوں کے دلوں کو روشنی نصیب کر۔ اگر ظاہری کچھ نقصان ہو گیا ہے تو کم سے کم دینی فائدہ ہی پہنچ جائے ایسے لوگوں کو سمجھانے کے بعد اگر وہ انکار کرتے رہیں تو پھر جو شرطیں ہیں وہ اُن سے باقاعدہ منوانی چاہئیں کیونکہ مباہلہ اگر انفرادی طور پر بھی ہو تو یہ مقصد نہیں ہے کہ ایک شخص کو خدا خاموشی سے انفرادی طور پر پکڑ لے، اس کی مرضی ہے بعض دفعہ پکڑ بھی لیتا ہے۔ مباہلے کا مقصد دوسروں کے لئے ہدایت ہے دوسروں کے لئے نشان میں گواہ بنتا ہے۔ اس لئے ہم نے شرط رکھی ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہمیشہ یہ شرط رکھا کرتے تھے کہ ایسے مباہلے کا اخبارات میں اعلان ہونا چاہیئے۔ چنانچہ ایسے صاحب کو پھر کہنا چاہیئے کہ شرط کو پورا کرو اور دوسرے اس سے یہ وضاحت طلب کرنی چاہیئے کہ ان دو مباہلوں میں سے تم کونسا قبول کر رہے ہو۔ ایک مباہلے کا وہ چیلنج ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے الفاظ میں دیا جو ہمیشہ کے لئے جاری چیلنج ہے اور اس کے متعلق میں نے بتایا تھا کہ آج ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمائندہ ہیں اور جو بھی جھوٹوں پر بلائیں پڑا کرتی ہیں اگر نعوذ باللہ من ذالک ہم جھوٹے ہیں تو ہم اس کے لئے اپنی جان کو پیش کرتے ہیں اس چیلنج میں یہ بھی ذکر ہے کہ اس کتاب کو پڑھ لو اور وہ حقیقۃ الوحی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لئے اس شرط کو داخل فرمایا تاکہ اس کتاب کو دیکھ کر ایک آدمی جس کے اندر سعادت ہے اس کی آنکھیں کھل سکتی ہیں تو کھل جائیں اور خواہ مخواہ ضائع نہ ہو تو یہ شرط پیش کرنی چاہیئے اور سمجھانا چاہیئے کہ آپ یہ کتاب پڑھ لیں اگر وہ انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ یہ کتاب جھوٹی ہے مجھے پڑھنے کی بھی ضرورت نہیں تو پھر اس کو کہیں کہ یہ لکھ دو پھر کہ میں نے اس شرط کو پڑھا تھا۔ میں اس شرط کو رد کرتا ہوں اور اس کو نہ پڑھنے کے باوجود میں اس کو جھوٹا اور غلط مواد سمجھتے ہوئے پڑھنے کے قابل بھی نہیں سمجھتا اور پھر میں قبول کرتا ہوں پھر ان باتوں کا اعلان ہو جانا چاہیئے تاکہ پھر دنیا گواہ بنے۔

ایک صاحب ہیں، چنیوٹ کے مولوی جو اپنی بدکلامی اور سفلہ پن میں اکثر مولویوں پہ سبقت لے گئے ہیں اور جو بازاری مولوی کا تصور کسی انسان کے ذہن میں ہوتا ہے، یہ اس تصور پر خوب پورا اُترتے ہیں اور تعلّی کرنا اور

جگہ جگہ

عجیب و غریب قسم کے تماشے دکھا کر

اپنی بیچ کے ڈھنڈورے خود پیٹنا یہ ان کا پرانا شیوہ ہے مباہلے کے میدان میں یہ اپنی دانست میں بڑی دیر سے اترے ہوئے ہیں اور تقریباً ہر سال ربوہ اور چنیوٹ کے درمیان جو چناب دریا ہے اس کی درشا خوں کے درمیان ایک جزیرہ سا بنا ہوا ہے وہاں یہ اپنے چند مریدوں کو لے کر آتے ہیں اور اعلان کر دیتے ہیں کہ دیکھو وہ میرے مقابل پر نہیں آیا اس لئے امام جماعت احمدیہ جو پہلے ہوتے رہے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی یا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ان کے متعلق پہلے اعلان کیا کرتے تھے وہ میرے مقابل پر نہیں آیا اس لئے وہ جھوٹا ہے اور بھاگ گیا ہے پھر میرے متعلق یہ اعلان کرتے رہے اب جب میں نے ان کو مباہلے کا چیلنج دیا ہے تو یہ ایک دفعہ پھر وہاں آئے اور یہی اعلان کیا اور ساتھ ہی دوگلے پن کا یہ حال ہے کہ ایک طرف یہ اعلان کرتے ہیں کہ مباہلہ قبول کرنے سے بھاگ گیا دوسری طرف یہ اعلان کرتے ہیں کہ وہ جو پہلے فوت ہوئے وہ ان کے مباہلے کی دعا سے فوت ہوئے ہیں بھاگنے کے باوجود وہ نعوذ باللہ من ذالک ان کے نزدیک ذلیل و رسوا ہوئے اور جتنے سال بعد بھی فوت ہوئے وہ انہی کی دعا سے فوت ہوئے

اب خدا کی تقدیر نے

ان کو گھیر کر ایک ایسی جگہ کھڑا کر دیا ہے جہاں سے کسی قیمت پر اب یہ نکل نہیں سکتے اور ان سے ایک ایسا اعلان کروا دیا ہے جیسا اعلان لیکھرام نے اپنے زمانے میں کیا تھا اور جب میں نے یہ اعلان پڑھا تو اسی وقت میں نے اطمینان کا سانس لیا کہ الحمد للہ۔ ایسا شخص جو ہر جگہ فرار کی راہ ڈھونڈتا ہے اور ادھر ادھر سے بھاگتا ہے اور اپنے شیطانی کرتب دکھاتا ہے۔ خدا کی تقدیر نے آخر اس کو گھیر لیا ہے انہوں نے وہ اعلان یہ کیا ہے کہ "اگلے سال ۱۵ ستمبر تک میں تو ہوں گا قادیانی جماعت زندہ نہیں رہے گی"۔

(منظور چنیوٹی روزنامہ جنگ لندن)

۲۱؍۸۸ کو یہ خبر شائع ہوئی ہے یہ اسی قسم کا اعلان ہے۔ جیسا لیکھرام نے یہ اعلان کیا تھا کہ تین سال کے اندر اندر احمدیت دنیا سے تو نابود ہونی ہی ہے قادیان سے بھی نابود ہو جائے گی اور کوئی نام لیوا مرزا غلام احمد قادیانی کا باقی نہیں رہے گا۔ کسی سے پوچھیں گے تو ان کو خبر نہیں ہو گی کہ یہ کن کی باتیں کر رہے ہیں۔

جب میں نے لیکھرام کی کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ بات دیکھی تھی تو مجھے سمجھ آئی بڑی وضاحت کے ساتھ کہ کیوں اس کے عرصہ امتحان کو لمبا کیا گیا تھا ۳ سال کی بجائے ۶ سال کی پیشگوئی میں کیا حکمت تھی اس لئے کہ وہ ۳ سال زندہ رہے۔ اپنی ناکامی اور رسوائی اور ذلت کو آنکھوں سے دیکھ لے اور جان لے کہ وہ جھوٹا ثابت ہو چکا ہے پھر ذلت اور رسوائی کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہو اب میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کے نتیجے میں منظور چنیوٹی صاحب کے ساتھ بھی خدا یہی سلوک کرے گا کیونکہ جب تک خدا تعالیٰ واضح طور پر کسی بات کی خبر نہ دے محض ایک سابقہ واقعہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے قطعی نتیجہ نکالنا درست نہیں ہے اور تقویٰ کے خلاف ہے لیکن یہ مجھے یقین ہے اور یہ آپ سب کو یقین ہے' اس میں کوئی احمدی بھی اس یقین سے باہر نہیں کہ یہ

مولوی لازماً اب اپنی ذلت اور رسوائی کو پہنچنے والا ہے

کوئی دنیا کی طاقت اب اس کو اس ذلت اور رسوائی سے بچا نہیں سکتی جو خدا تعالیٰ نے مباہلہ میں جھوٹ بولنے والے باغیوں کے لئے مقدر کر چکا ہے اور

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ

کے اثر سے اور اس کی پکڑ سے اب کوئی دنیا کی طاقت اسے بچا نہیں سکتی۔ پس انشاء اللہ ستمبر آئے گا اور ہم دیکھیں گے کہ احمدیت نہ صرف زندہ ہے بلکہ زندہ تر ہے۔ ہر زندگی کے میدان میں پہلے سے بڑھ کر زندہ ہو چکی ہے۔ اگر مولوی منظور چنیوٹی زندہ رہا تو ایک ملک اس کو ایسا نہیں دکھائی دے گا کہ جس میں احمدیت مرگئی ہو اور کثرت سے ایسے ملک دکھائی دیں گے جہاں پر احمدیت از سر نو زندہ ہوئی ہے یا احمدیت نئی شان کے ساتھ داخل ہوئی ہے۔ اور کثرت کے ساتھ مُردوں کو زندہ کر رہی ہے۔ پس ایک وہ اعلان تھا جو منظور چنیوٹی نے کیا تھا ایک یہ اعلان ہے جو میں آج آپ کے سامنے کر رہا ہوں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے خدا کی خدائی میں یہ بات ممکن نہیں کہ منظور چنیوٹی سچا ثابت ہو اور میں جھوٹا نکلوں۔ منظور چنیوٹی جن خیالات و عقائد کا قائل ہے وہ سچے ثابت ہوں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو عقائد ہمیں عطا فرمائے ہیں اب اور میں جن کے علمبردار ہیں یہ عقائد جھوٹے ثابت ہوں اس لئے یہ شخص بڑی شوخیاں دکھاتا رہا اور جگہ جگہ بھاگتا رہا

اب اس کی فرار کی کوئی راہ اس کے کام نہیں آئے گی۔

اور خدا کی تقدیر اس کے فرار کی ہر راہ بند کر دے گی اور اس کی ذلت و رسوائی دیکھنا آپ کے مقدر میں لکھا گیا ہے انشاء اللہ۔

اس کے سوا کچھ اور باتیں ہیں جو اس سلسلے میں میں کہنی چاہتا تھا مگر اب چونکہ وقت زیادہ ہو گیا ہے۔ میں انشاء اللہ آئندہ خطبات میں اگر کوئی اور مضمون ایسا زیادہ اہم پیش نہ آیا جس کو بیان کرنا ضروری ہو تو میں آئندہ خطبہ میں اس مضمون کو جاری رکھتے ہوئے چند اور باتیں آپ کے سامنے رکھوں گا اور پھر انشاء اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ جس رنگ میں بھی ہدایت فرمائے گا۔ باقی خطبات کو اس کے مطابق اقتضائے ضرورت کے مطابق فیصلہ کروں گا کہ کیا کہنا ہے اقتضائے حال کہا جاتا ہے اقتضائے حال کے مطابق یعنی وقت کی ضرورت کے مطابق انشاء اللہ جو بھی مضمون خدا تعالیٰ کی تقدیر میں مناسب سمجھا گیا وہ میں انشاء اللہ آپ کے سامنے رکھوں گا۔

منقولات

"مولانا چنیوٹی اور دوپٹہ"

لاہور ۱۹ر دسمبر (کارمن رپورٹر) پنجاب اسمبلی میں آج دوپٹہ کے بارے بڑی دلچسپ بحث ہوئی جس کا آغاز اپوزیشن رکن مولانا منظور احمد چنیوٹی نے کیا انہوں نے حزب اختلاف کی ایک خاتون کے بارے کہا کہ ہماری ایک محترمہ دوپٹہ اوڑھے ہوئے نہیں ہیں اس پر سپیکر اسمبلی نے انہیں کہا کہ آپ معاہدے کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور اس طرح وقت ضائع ہو رہا ہے آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے اس دوران اپوزیشن اراکین نوابزادہ غضنفر علی جاوید گھمن وغیرہ نے سخت اعتراض کیا اور نوابزادہ غضنفر علی نے یہاں تک کہا کہ مولانا کو ایوان سے باہر نکالا جائے یہ ہر وقت خواتین کے دوپٹے ہی دیکھتے رہتے ہیں۔ بعد میں فضل حسین راہی نے کہا کہ یہ ٹھیک ہے کہ مولانا صاحب دینی فرائض انجام دے رہے ہیں لیکن انہیں کچھ احتیاط کرنی چاہیئے کیونکہ بعض اوقات دوپٹہ قدرتی طور پر سر سے سرک جاتا ہے انہوں نے کہا کہ مولانا صاحب ان کے پاؤں کی طرف ہی دیکھ لیا کریں کہ انہوں نے کونسے رنگ کی جوتی پہنی ہے۔ اس پر حزب اقتدار کے ایک رکن نے اعتراض کیا کہ ایوان میں ایک عالم دین کی شان میں گستاخی کی گئی ہے جس سے پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس پر فضل حسین راہی نے دوبارہ اٹھ کر کہا کہ مولانا صاحب عورتوں اور مرزائیوں کے علاوہ بھی کوئی بات کر لیا کریں تاہم اس کے بعد سپیکر اسمبلی کی ہدایت پر یہ بحث ختم ہو گئی اور بجٹ پر دوبارہ بحث شروع ہو گئی"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۰ر دسمبر ۱۹۸۸ء صفحہ ۱)

مرکز احمدیت قادیان میں جلسہ سالانہ بقیہ صـ۲

آپ نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی حضرت امام غزالی اور امام ابو حنیفہ کے اقتباسات بھی پیش کئے۔ آپ نے عقائد کو بیان کرتے ہوئے احمدیت اسلام کی بعثت ثانیہ اُس کے قیام اور احمدیت کے نام کی احادیث کی روشنی میں وضاحت کی اور اس کی غرض و غایت کو بیان کیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں آپ نے جماعت احمدیہ کی بنیاد کی غرض وغایت کو بھی پیش کیا۔ نیز آپ نے دائمی مہدی کی جو سب سے بڑی نشانی بیان فرمائی تھی۔ وہ مکالمہ و مخاطبہ کی بیان کی گئی تھی۔ اس پر بھی آپ نے وضاحت سے روشنی ڈالی۔ نیز خدا تعالیٰ پر ایمان لانا کہ وہ زندہ اور حی و قیوم ہستی ہے اور وہ اُسی طرح اب بھی اپنے نیک بندوں سے ہم کلام ہوتا ہے جس طرح پہلے وقتوں میں ہوا کرتا تھا۔ اور اُس کی صفت تکلم ایک لمحہ کے لئے بھی ختم نہیں ہوتی۔ آپ نے ثبوت کے طور پر زندہ خدا کے زندہ نشانات کے بے شمار واقعات بیان کئے۔ آپ کی تقریر بہت پسند کی گئی۔

غیر ملکی نمائندگان کے تاثرات

ان ہر دو تقریروں کے بعد غیر ملک سے تشریف لائے ہوئے دو نمائندگان نے اپنے تاثرات پیش کئے۔

سب سے پہلے مکرم مولوی مبشر احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ اوکاڑہ (پاکستان) نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ خاکسار اس بابرکت مجلس میں پاکستان سے حاضر ہوا ہے۔ میں پاکستان سے امن و امان کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ یہاں صبح کاذب ختم ہو گئی ہے اور صبح صادق طلوع ہو چکی ہے۔ آپ نے کہا کہ احمدیت راہ حق پر چلنے والی بادِ صبا ہے۔ مجھے خدا تعالیٰ نے ۱۹۸۱ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی وجہ سے ہے۔ میں اس مقدس بستی کی گلیوں اور سڑکوں کو رحمت اور برکت کے نشان دیکھتا ہوں۔ اور یہ بستی آپ کی صداقت کا بین ثبوت ہے۔ آپ نے تمام پاکستانی احمدیوں کی طرف سے حاضرین جلسہ کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کا تحفہ پیش فرمایا۔

اس کے بعد مغربی جرمنی سے تشریف لائے ہوئے نو احمدی محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش نے جلسہ کو خطاب فرمایا۔ موصوف کو سنہ ۱۹۶۹ء میں مسلمان ہونے اور سنہ ۱۹۷۱ء میں قبول احمدیت کی توفیق ملی تھی۔ آپ ایک مشہور انگریزی کے شاعر اور مضمون نگار ہیں۔

آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ جب میں مغربی جرمنی کا طویل طویل سفر اختیار کرتے ہوئے یہاں پہنچا تو راستے میں مجھے ایک امریکن سکالر مارٹن لوتھر کنگ کی ایک تقریر یاد آتی رہی تھی کہ وہ زمانہ کب آئے گا جب کہ گورے اور کالے اکٹھے ہوں۔ لیکن مجھے آج اُن کا یہ خواب قادیان کی سرزمین میں پورا ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ میری خواب کی دُنیا قادیان ہے۔ اور قادیان ہی ایسی خوبصورت بستی ہے جو ساری دُنیا کی رہنمائی کرنے کی استطاعت رکھتی ہے۔

اُنہوں نے بتایا کہ مغربی جرمنی میں ۱۹۶ جماعتیں ہیں جو پانچ ہزار سے زائد احمدیوں پر مشتمل ہیں۔ اور یہ لوگ ترک۔ یوگوسلاویہ مغربی افریقہ۔ پاکستان اور جرمنی وغیرہ ممالک کے باشندے ہیں۔ یہاں چار زبردست مشن ہیں یعنی فرانکفرٹ ہمبرگ۔ کولون۔ یونیک۔ نیز یہاں سے جرمنی زبان میں [illegible] اور [illegible] کے نام سے دو اور اخبار احمدیت کے نام سے اردو میں ایک رسالہ نکلتے ہیں۔

اس مختصر خطاب کے بعد آپ نے اپنی تازہ انگریزی نظم جو قادیان کے ساتھ اپنی عقیدت اور جذبات پر مشتمل تھی سنائی۔

اس تقریر اور چند ضروری اعلانات کے بعد آج کی یہ دوسری نشست نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

مورخہ ۱۹ دسمبر سنہ ۸۸ء بروز سوموار صبح ۱۰ بجے محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف جدید قادیان کی زیر صدارت دوسرے دن کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم ناصر علی عثمان صاحب قادیان کی نظم خوانی کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

فیضان ختم نبوت

اس موضوع پر تقریر کرتے ہوئے مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ نے فرمایا قرآن کریم سے ثابت ہے کہ نبوت ایک نعمت الٰہی ہے جو ابتدائے آفرینش سے جاری ہے اور جب تک دُنیا قائم رہے گی یہ نعمت جاری رہے گی۔ دُنیا کی کسی بڑی سے بڑی طاقت اور حکومت کی کیا حیثیت دُنیا کی تمام حکومتیں مل کر بھی اس نزولِ رحمت کو روک نہیں سکتیں۔

لیکن افسوس کہ اس زمانہ کے ظاہر پرست اور مجتہد پوش علماء نے نصوص قرآنی و احادیث کے بالکل خلاف آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کے الفاظ غلط معنی کر کے یہ کہنا شروع کر دیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ چشمۂ فیضان خشک اور بند ہو چکا ہے۔

فاضل مقرر نے مختلف آیات قرآنی اور احادیث کی روشنی میں یہ ثابت فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی یہ نعمت رحمت اب بھی جاری ہے اور ہمیشہ کے لئے جاری رہے گی۔ آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کی حقیقت پر روشنی ڈالی۔

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اس کے بعد خاکسار محمد عمر مبلغ مدراس نے مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے سب سے پہلے اس شک و شبہ کا ازالہ کیا کہ اسلام چونکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم رہتی دُنیا تک کے لئے ایک کامل اُسوۂ حسنہ ہیں۔ تو ایک نئے مدعی نبوت اور مامور من اللہ کی کیا ضرورت ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس کا ہمیں انکار نہیں کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور آپ کا اُسوۂ حسنہ رہتی دُنیا تک قابل عمل ہے۔ لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ مہدی و مسیح کا مقدس وجود بھی تکمیل دین کے اندر ہے۔

خاکسار نے اس زمانہ کے مسلمانوں اور ان کے علماء کی زبوں حالی اور ضلالت کی حالت کا نقشہ کھینچ کر ایک مامور من اللہ کی ضرورت ثابت کی اور عین ضرورتِ وقت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ذکر کیا۔

اس کے بعد خاکسار نے مدعی مامور من اللہ کی صداقت پہچاننے اور پرکھنے کے لئے قرآن کریم نے جو ذرائع اور معیار بیان فرمائے ہیں اُن کا ذکر کرتے ہوئے آخری زمانہ میں مبعوث ہونے والے موعود اقوام عالم کے بارے میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علامات بیان فرمائی تھیں یعنی اس موعود کا نام۔ خاندان۔ مقام بعثت۔ زمانہ زمینی و آسمانی علامات نیز آپ کے ذریعہ قائم ہونے والی جماعت کا نام وغیرہ امور کا ذکر کیا۔

آخر میں پچھلے ایک صدی میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی تائید و نصرت کا ذکر کرتے ہوئے اس کے مختلف تاریخی شواہد پیش کئے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے شدید مخالفوں اور معاندوں کی ناکامیوں نامرادیوں اور بے نیل و مرام ہلاکتوں کا تفصیل سے ذکر کیا۔

اس تقریر کے بعد مکرم جلال محمود صاحب (پاکستان) نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک منظوم کلام نہایت پُر جذب و پُر سوز انداز میں سنایا۔ جس کا پہلا شعر یہ ہے :-

خوشا نصیب کہ تم قادیاں میں رہتے ہو
دیارِ مہدیٔ آخر زماں میں رہتے ہو

تاثرات

مکرم مولوی صالح محمد صاحب مربی ڈھاکہ (بنگلہ دیش) نے سب سے پہلے محترم امیر صاحب و جماعت ہائے احمدیہ بنگلہ دیش کی طرف سے تمام احباب کو السلام علیکم کا تحفہ بھیجتے ہوئے درخواست دُعا کی۔ اُنہوں نے بتایا کہ اس وقت بنگلہ دیش میں پانچ مرکزی مبلغین اور چالیس سے زائد معلمین تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ امسال بفضلہ تعالیٰ چار صد افراد کو قبولیت احمدیت کی توفیق ملی۔ ان میں بیشتر نے مباہلہ کے چیلنج کے بعد متاثر ہو کر اور مختلف نشانات دیکھ کر بیعت کی تھی۔ آپ نے حالیہ

طوفان کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے احمدیوں کو نسبتاً بہت ہی محفوظ رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ کو منظم طریق پر طوفان کی زد میں آنے والوں کی مدد کرنے کا موقعہ میسر آیا۔

انہوں نے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت بنگلہ دیش میں مختلف میدانوں میں ترقی پذیر ہے۔

اس کے بعد مکرم اظہر حنیف صاحب آف امریکہ نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ امریکہ کے BOSTAN. میں رہنے والے ہیں۔ اب بفضلہ تعالیٰ ۲۵ مقامات میں جماعت منظم طور پر قائم ہے جو آٹھ ہزار افراد پر مشتمل ہیں۔ اس وقت وہاں دیار التبلیغ کے علاوہ آٹھ مسجدیں ہیں۔ دو رسالے احمدیہ گزٹ اور MUSLIM SUNRISE. کے نام سے شائع ہوتے ہیں۔ سات مبلغین سرگرم عمل ہیں۔ ان تاثرات کے بعد دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کاروائی بفضلہ تعالیٰ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کی زیر صدارت مکرم حافظ عطاء الحق صاحب ربوہ کی تلاوت قرآن مجید اور عزیزم رفیق احمد صاحب آف مدراسی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کی نظم خوانی کے بعد تقاریر سے شروع ہوا۔

برکات خلافت کا ایک درخشندہ پہلو

(افریقہ میں اشاعت اسلام)

اس موضوع پر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان نے تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے تحت غلبۂ اسلام کی مہم کا آغاز فرمایا تو سنتِ انبیاء کے مطابق آپ کی مخالفت کا ایک طوفانِ بے تمیزی برپا ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھانے کی بھرپور کوشش کی گئی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان منکرین اور مکذبین کی ناگواری کے باوجود مسیح محمدی کے ذریعہ اپنے نور کی تکمیل کر دی۔ اور جس الٰہی آواز کو انہوں نے دبانے کی کوشش کی وہ نہ صرف پنجاب و ہندوستان میں پھیلی بلکہ بڑھتی بڑھتی دُنیا کے کونے کونے میں ایسا انقلاب برپا کر دیا کہ ایک صدی کے اندر اُس یکا و تنہا مسیح محمدی کی مقدس جماعت ایک کروڑ سے تجاوز کر گئی۔

اس تمہید کے بعد فاضل مقرر نے سرزمین افریقہ میں تبلیغ اسلام کا پس منظر نہایت دلچسپ اور ایمان افروز انداز میں مختلف واقعات کی روشنی میں بیان کیا کہ تاریک براعظم افریقہ کے افق پر احمدیت کا نیّر اعظم ضوفشاں ہے جس کے نتیجہ میں صدیوں کی پسماندہ اور خوابیدہ اقوام میں زندگی کی ایک لہر دوڑ گئی اور لاکھوں افریقن کھائی آج احمدیت کے علمبردار ہیں۔ فاضل مقرر نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ افریقہ کے انقلابی دورے اور اس کے نہایت عظیم الشان اور تاریخی نتائج پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد مکرم بکر عبیدی صاحب آف تنزانیہ ابن محترم امری عبیدی صاحب مرحوم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی نعت نہایت شیریں انداز میں سُنائی جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

یا قلبی اذکر احمد عین الھدیٰ مُفنی العدا
بَرًّا کریمًا محسنًا بحر العطاء والجدا

آپ نے اس کا ترجمہ بھی سُنا کر سامعین کو محظوظ فرمایا۔

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(بحیثیت اللہ تعالیٰ کے کامل بندہ ہونے کے)

اس مضمون پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے تقریر بیان فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں فرمایا۔

الحمد للہ کہ چند سالوں سے خاکسار کو مسلسل حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کی بفضلہ تعالیٰ توفیق مل رہی ہے چنانچہ گزشتہ سالوں میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غلاموں، یتیموں، بچوں، عورتوں اور غرباء و مساکین سے حسنِ سلوک کے علاوہ دعوت الی اللہ وغیرہ جیسے اہم ترین پہلوؤں پر اظہار خیال کا موقعہ ملا۔ اِس سال سیرت طیبہ کے اس درخشندہ پہلو پر کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے کامل عبد تھے تقریر کرنے کا حکم ہوا۔

آنمحترم نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی قوم میں پیدا ہوئے تھے کہ ساری قوم شرک کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی۔ خدا کی عبادت کا تصور تک اُن میں باقی نہ رہ گیا تھا۔ ایسے ماحول میں آپ کے قلب اطہر کا خدا کی عبادت کی طرف جُھکنا یقیناً اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ آپ خدا کے فضل سے عبودیت کے اعلیٰ و ارفع مقام پر فائز تھے۔ عبادات اور ذکرِ الٰہی سے متعلق حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے کہا قرۃ عینی فی الصلوٰۃ آپ نے خشیتِ الٰہی اور ذکر الٰہی اور عبودیت کو انتہائی مقام تک پہنچا دیا۔ اس مقام کو دیکھ کر ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن اور پھر یہ مقام عطا فرمایا کہ آئندہ وہی شخص میرا محبوب بن سکتا ہے جو میرے محبوب کی پیروی کرنے والا ہو۔ یہ مقام صرف اور صرف سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا گیا۔ کہ اب آئندہ نسلوں کے لئے قیامت تک نجات صرف آپ کی پیروی اور اتباع کے نتیجہ میں ہی ہو سکتی ہے۔ آنمحترم کی تقریر انتہائی جذبات سے پُر تھی۔ سامعین کی آنکھیں پُر نم ہو رہی تھیں۔ اور آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عاجزی و انکساری کی سیرت طیبہ کے پہلو کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ حقیقت ہے کہ جس شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی کا صحیح تصور ہو اور اس کا تعلق اس بلند و برتر ہستی سے ہو تو اس کا دل عاجزی اور انکساری کا مسکن بن جاتا ہے۔ اور صحیح معنوں میں یہی کمال عبودیت کہلاتا ہے آپنے فرمایا اس میدان میں بھی آپ ایک بحرِ ناپیدا کنار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ باوجود دونوں جہانوں کے بادشاہ ہونے کے عاجزی اور انکساری اور فروتنی کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے جو آئندہ زمانوں کے لئے اسوۂ حسنہ کے طور پر رہے گا۔ آنمحترم کی تقریر نہایت بصیرت افروز اور ایمان افروز واقعات سے پُر تھی اور جذبات اور احساسات کو گرما دینے والی تھی۔

تاثرات

اس پُر جذب اور پُر کیف تقریر کے بعد محترم سعید احمد صاحب انور امیر قافلہ از انگلستان نے سب سے پہلے جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے محبت بھرا سلام پہنچایا اور درخواست دُعا کی۔ آپ نے بتایا کہ انگلستان سے اس جلسہ میں شمولیت کے لئے ۱۲ افراد تشریف لائے ہیں۔ انگلستان میں احمدیوں کی کل تعداد دس ہزار سے زائد ہے۔ سارے انگلستان میں دس مشن ہاؤسیز ہیں جو نہایت منظم طریق پر تبلیغی مہم میں منہمک ہیں۔ آپ نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ شب و روز مہمات اسلام سنبھالنے میں یعنی پنجوقتہ نمازوں کی امامت۔ خطبہ۔ مجالس عرفان مختلف اجلاسات و اجتماعات میں شمولیت اور دُنیا بھر سے آنے والی ہزاروں چٹھیوں کا جواب دینا وغیرہ امور میں مصروف ہیں۔

آپ نے بتایا کہ مباہلہ کے چیلنج کے نتیجہ میں اکناف عالم میں کئی نشانات ظاہر ہونے کی اطلاع ملتی رہتی ہے۔ نیز حضور نے یہ بتایا ہے کہ عنقریب مباہلہ کے نتیجہ میں دُنیا میں عظیم الشان نشانات ظاہر ہونے والے ہیں۔

آپ نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے افریقہ کے دورہ کی نہایت ایمان افروز کیفیت بیان فرمائی۔

اس خطاب کے بعد اس اجلاس کی کاروائی نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

تیسرے دن کا پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے آخری دن کا پہلا اجلاس محترم بشیر احمد صاحب فاروقی (لندن) کی زیر صدارت صبح دس بجے

محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم منور احمد صاحب (پاکستان) کی نظم خوانی کے بعد شروع ہوا۔

اسلام میں عورتوں کے حقوق کا تحفظ

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپ نے سب سے پہلے ظہور اسلام سے قبل عورتوں کی حالت زار پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد آپ نے بتایا کہ اسلام ہی واحد وہ مذہب ہے جس نے معاشرہ میں عورت کو عزت و تکریم کے بلند مقام پر فائز کیا۔ اور عورت کے حقوق کا تحفظ کیا۔ وہ مظلوم عورت جو غلام سے بد تر زندگی بسر کر رہی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بخش تعلیم اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا حامی و مددگار ہو جاتا ہے۔ یہ عورت بھی باعزت زندگی گذارنے والی ہوئی ہے اور آپ نے عورت کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا۔ اور عورت کو حقوق وراثت میں برابر کی شریک ٹھہرایا۔ اس سے پہلے کسی مذہب نے یہ حقوق نہیں دیئے آپ نے پردہ، تعدد ازواج اور حقوق نسواں کے فلسفہ کو بھی بیان کیا۔ آپ نے دیگر مذاہب کی عورت کے بارہ تعلیم اور اسلامی تعلیم کا موازنہ کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں صرف اسلام کی تعلیم جو عورت کے تمام حقوق کا تحفظ کرنے والی ہے آپ نے اس تعلق سے تمام پہلوؤں کو عمدہ طریق سے بیان کیا۔

جماعت احمدیہ اور قومی یکجہتی

اس نشست کی دوسری تقریر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدر آباد کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا قومی یکجہتی اور جماعت احمدیہ آپ نے قرآن مجید کی عالمگیر تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک، ظالم کے بالمقابل اتحاد و اتفاق کے واقعات نیز اسی تعلیم پر آنے والے مسلم بادشاہوں کی اسلامی رواداری کے واقعات بیان کئے اسی طرح بتایا کہ حضرت بابا گورو نانک ... کے مطابق آنے والے ... حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں)۔ جنہوں نے اسلام کی امن و آشتی کی تعلیم کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلایا۔ اور کہا امن کے لئے ضروری ہے

کہ تمام انبیاء جو اس زمین پر آئے ہیں ان کا احترام کریں۔ آپ نے کہا کہ اس زمانہ میں اس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے کہ ہم دنیا میں باہمی پیار و محبت اور بھائی چارہ کی بنیاد قائم کریں۔

اس کے بعد مکرم عبد الغنی صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم ؎ تعریف کے قابل ہیں یارب تیرے دیوانے نہایت خوش الحانی سے سنائی۔

تاثرات

اس کے بعد غیر ممالک سے آئے مندرجہ ذیل مہمانان کرام نے اپنے تاثرات پیش کئے۔

سب سے پہلے مکرم عبد الستار صاحب قمر نگران مجالس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی نے آپ نے سلام اور درخواست دعا پیش کرنے کے بعد قادیان دارالامان کی بابرکت اور مقدس مقامات کے ساتھ ہر احمدی کے پیار و محبت اور خلوص کے تعلقات اور جذبات کا نہایت عقیدت کے ساتھ اظہار فرمایا اور بتایا کہ ایک بار جب حضرت مصلح موعودؓ لندن تشریف لے گئے تو ان کو بھی آپ کو قادیان کی یاد ستاتی تو کہہ اٹھتے ؎

خیال رہتا ہے ہمیشہ اس مقام پاک کا
سوتے سوتے بھی یہ کہہ اٹھتا ہوں ہائے قادیاں

کس سوچ رکھا تھا کہ قادیان کی بستی ہی کو نسی کشش تھی جو حضرت مصلح موعودؓ کو لندن سے اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ اس کا جواب مجھے پچھلے دنوں اس وقت ملا جب میں قادیان کی بستی میں پھر رہا تھا کہ اس بستی میں پیار والفت کی ہوائیں چلتی ہیں علم و عرفان کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ اور یہاں کا ذرہ ذرہ امن و آشتی کا پیغام لئے نظر آ رہا ہے۔

دوسرے نمبر پر انڈونیشیا جماعتوں کے نمائندہ مکرم PI PI P. SUMANTRI صاحب نے سب سے پہلے جماعت ہائے انڈونیشیا کی طرف سے ہدیہ سلام پیش کیا۔

انہوں نے بتایا کہ انڈونیشیا میں ۱۹۲۵ء میں احمدیت کی کرن پہنچ گئی تھی۔ اس وقت وہاں ۱۲ مشنریز اور ۵۰ معلمین خدمت سلسلہ بجا لا رہے ہیں۔ لہٰذا خدا تعالیٰ اس وقت ۱۲۵ مساجد ۵۵ مشن ہاؤسز اور ۱۸۱ جماعتیں قائم ہیں۔

اس کے بعد مکرم محمد افضل صاحب نے جماعت احمدیہ ایران کے احباب کی طرف سے سلام اور درخواست دعا پہنچاتے ہوئے بتایا کہ ایران کا ہر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیار قادیان سے بے حد محبت اور عشق و عقیدت رکھتا ہے۔ اور ہر قسم کی قربانی کے ذریعہ اپنے عشق کا اظہار کرتا ہے۔

آپ نے بتایا کہ حال ہی میں ایک پروفیسر کو خدا تعالیٰ نے بیعت کرنے کی توفیق دی ہے۔ جنہوں نے وہاں کی زبان میں ترجمہ قرآن کا فریضہ ادا کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔

چوتھے نمبر پر مکرم بکر عبیدی صاحب آف تنزانیہ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ کی تقریر ہوئی۔ آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ تاریک بر اعظم میں سے اسلامی سورج کے طلوع ہونے کا ذکر کیا۔ آپ نے اپنے والد محترم شیخ امیری عبیدی صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے بتایا کہ موصوف تنزانیہ سے پاکستان (ربوہ) میں تشریف لے گئے اور چند سال وہاں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۶۱ء میں اپنے وطن واپس تشریف لے گئے۔ وہاں آپ حکومت کے مختلف اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوتے رہے آخر میں آپ وزیر انصاف کی حیثیت سے ۱۹۶۴ء میں تنزانیہ کے ... کا لیڈر بن گئے۔ وہاں آپ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کے

ساتھ رہے۔ یو۔ این۔ او میں اجلاس کے دوران بھی جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو یہ دونوں نماز پڑھنے کے لئے باہر جایا کرتے تھے۔ اسی دوران جب آپ مصر میں گئے تو کسی نے ان کے کھانے میں زہر ڈال دیا۔ اس کے نتیجہ میں وہ بیمار ہو گئے علاج کے لئے جرمن تشریف لے گئے لیکن آپ دو ماہ کے بعد اپنے مولیٰ حقیقی کو پیارے ہو گئے۔

آپ کو خدا تعالیٰ نے مختلف کشفوں کے ذریعہ اپنے جان بحق ہونے کی پیش خبری دی تھی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ بیرون ممالک کے نمائندگان کی تقریروں کا ترجمہ اردو زبان میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ فرماتے رہے۔ اس تقریر کے بعد یہ نشست خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ کا آخری اور اختتامی اجلاس بعد نماز ظہر و عصر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت مکرم رفیق احمد صاحب مدراسی کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ عزیزم مکرم محمد عصمت اللہ صاحب ابن ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت کلکتہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم نہایت وجد آفریں انداز میں سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

(باقی آئندہ)

بدر کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں

ارشاد نبویؐ

الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ :- ظالم قیامت کے دن کئی اندھیروں میں ہوگا (متفق علیہ)

محتاج دعا :- ارکین جماعت احمدیہ ممبئی (مہاراشٹر)

اِجْتَنِبُوا الْغَضَبَ

ترجمہ :- غصہ سے بچو!

MOHAMMED NAHIYAT. PHONE: C/o 896008

AZ SPECIALIST IN ALL KINDS OF TWO WHEELER ... VEHICLE

45-B, PARBUMAI COMPOUND
DR. BHADKAMKAR MARG
BOMBAY - 400008

قادیان میں عالمی کانفرنس

حیدرآباد ۱۱ دسمبر واصف احمد انصاری پریس سیکرٹری احمدیہ مسلم مشن نے اپنے بیان میں کہا کہ ۱۸ دسمبر کو قادیان پنجاب میں جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوگی جس میں ہزاروں زائرین شرکت کریں گے۔ حیدرآباد سے ۲۰۰ افراد کا جتھا ۱۴ دسمبر کو سیٹھ محمد معین الدین امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کی زیر قیادت بذریعہ بوگی روانہ ہوگا بیان میں کہا گیا ہے کہ اس مرتبہ حکومت ہند نے بیرونی ممالک کے لوگوں کو ایک ہفتہ کے لئے قادیان پنجاب کا دورہ کرنے کی اجازت دی ہے۔ جس کی وجہ سے پاکستانی زائرین کی آمد بھی متوقع ہے۔ (روزنامہ سیاست حیدرآباد ۱۲ دسمبر ۱۹۸۸ء)

مذکورہ بوگی جلسہ سالانہ پر آئی اور واپس چلی گئی اس کے انچارج عزیزم واصف احمد انصاری ہی تھے — (ادارہ)

نیا سال مبارک ہو! (ادارہ)

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)
منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳
MODERN SHOE CO
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PH- 275475
RESI. 273903
CALCUTTA 700073

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
SK. GHULAM HADI & BROTHERS READYMADE GARMENTS DEALERS CHANDAN BAZAR
BHADRAK - BALASORE (ORISSA)

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہاں میں: ضائع نہ ہو
رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)
RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTORE)
TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCT
PLOT NO. 6 GROUNDFLOORE OLD CHAKLA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
BOMBAY- 400099
PH: OFFICE - 6348179
RESI - 629389

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
THE JANTA PHONE NO - 279203
CARDBOARD BOX MFG CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET CALCUTTA 700072

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائیٹرز:- سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی) فون نمبر ۶۲۹۴۴۳

اس دیں کی شان و شوکت یارب مجھے دکھا دے
سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے
(درثمین)
آٹو ونگس
AUTOWINGS
15, SANTHOME HIGHROAD
MADRAS- 600004
PH.NO- 76360
74350

یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز مدینہ میدان روڈ بھدرک ـ ۷۵۶۱۰۰ (اڈیشہ)

سپروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی فون نمبر:- 294

AUTHORISED JEEP JOBBERS PART

Lucas-TVS

AUTHORISED DISTRIBUTORS

CONTESSA

AUTHORISED DEALERS

آٹو ٹریڈرز

ہر قسم کی گاڑیوں پیٹرول و ڈیزل کار، ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

AUTO TRADERS

16, MANGOE LANE, CALCUTTA-700001.

۱۶ - مینگو لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

تار کا پتہ:- AUTO CENTRE

ٹیلیفون:- 28-5222 28-1852

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔"

(کشتی نوح)

پیشکش: ROYAL AGENCY

PRINTERS BOOK SELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS

CANNANORE-670001. PH. NO 4498.

head office PO-PAYANGADI-670303 (KERALA)

PHONE NO- 12.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔"

(ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ اسلام آباد کشمیر

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریل روڈ اسلام آباد کشمیر

ایمپاشر ریڈیو، ٹی وی، اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

ہر قسم کا گلو تیار کرنے والے

پتہ: نمبر ۲/۴/۲۲۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد آندھرا پردیش

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

SAIRA Traders

WHOLE SALE & ... R IN HAWAI & P.V.C CHAPPALS - SHOE MARKET

NAYA PUL: HYDERABAD-500002 PH.NO 522860

"میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں"

(تقریر واجب الاعلان)

AIR ®

CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!